اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اُنیسواں اجلاس (پانچویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعرات مورخہ 16/اپریل 2026ء بمطابق 27 شوال المکرّم ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	11
4	سرکاری کارروائی زیر قاعدہ نمبر 24۔	24
5	ایوان کی کارروائی۔	32
6	توجہ دلاؤ نوٹس۔	42

جلد 19 ☆☆☆ شمارہ 5

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعرات مورخہ 16/اپریل 2026ء بمطابق 27 شوال المکرّم ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 4:15 منٹ پر زیرصدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَلِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ لا ج الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ
قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ج
رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ج سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

پارہ نمبر ۴ سُوۡرَۃُ آل عمران آیات نمبر ۱۸۹ تا ۱۹۱

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بیشک آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا آنا جانا اِس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو۔ وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور فکر کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں کہتے ہیں اے رب ہمارے تُو نے یہ عبث نہیں بنایا تُو پاک ہے سب عیبوں سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔ صدق اللہُ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جی۔

پرنس احمد عمر احمدزئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): جناب اسپیکر! ایک فاتحہ خوانی کروانی ہے۔کل پھر ایک نوجوان حزب اللہ ساسولی کو قتل کیا ہے۔food rider تھا 18 سال عمر ہے۔ یہ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آج تیسری فاتحہ میں اس اسمبلی میں کروار ہا ہوں ۔اور سریاب میرے حلقہ کا واقعہ ہے ۔ ایک تو مَیں سی ایم صاحب سے اس پر request کروں گا کہ اس کا تعلق انتہائی غریب گھرانے سے تھا۔ یہ food rider تھا۔ تو اُس کو چوروں نے شہید کیا ہے۔اُس کی فیملی کے لئے اگر کچھ اعلان کریں۔تو اس کے لئے I will be grateful to CM Sahib

جناب اسپیکر: thank you جی میڈم۔

محترمہ ہادیہ نواز (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ بہبود آبادی): جناب اسپیکر صاحب! ہمارے جعفر آباد کے نوجوان فرمان بشیر احمد پولیس کانسٹیبل جو on-duty پولیو ٹیم کے ساتھ تھے ڈیرہ مراد جمالی میں اُن کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا ہے۔مَیں اس واقعہ کی پُر زور مذمت کرتی ہوں اور اُس کے لئے فاتحہ خوانی کروائی جائے۔ thank you

جناب اسپیکر: thank you۔جی خیر جان بلوچ۔

جناب خیر جان بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! شہید محمد عثمان خان کاکڑ کی والدہ ماجدہ وفات پا گئی ہیں ۔مرحومہ ہمارے رکن قومی اسمبلی خوشحال خان کاکڑ صاحب کی دادی تھیں۔ان کے لیے فاتحہ کروائی جائے۔مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: جی ولی محمد صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟ اچھا۔مولوی صاحب! فاتحہ خوانی کریں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: جناب اسپیکر صاحب! سعید مندوخیل ہمارے سابقہ سینیٹر صاحب آئے ہوئے ہیں ہم اُن کو welcome کہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سعید مندوخیل صاحب کو welcome کہتے ہیں۔جی

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب! دو منٹ کیلئے اگر آپ ٹائم دے دیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ایک اہم مسئلے پر آپ کی توجہ چاہوں گا۔ اسپیکر صاحب! ہمارے چیئرمینوں کے offices کا جو مسئلہ ہے اور ہمارے چیمبر کا مسئلہ ہے جیسے میرا چیمبر ہے۔ اور ہمارے چیئرمینوں

کے offices کا مسئلہ ہے۔کافی ٹائم سے میں نے کئی بار آپ سے بھی request کی ہے سی ایم صاحب سے بھی request کی ہے کہ ہمارے چیئرمینوں کی جو مشکلات ہیں ان کو مہربانی کر کے حل کر دیں۔کیونکہ میرا ایک چیمبر ہے ہمارے اپوزیشن کا۔اور ہمارے دوست جو سب آتے ہیں اور دوستوں کے مہمان بھی آتے ہیں ہم خود شرمندہ ہوتے ہیں کہ ہم اُن کو کہاں بٹھائیں۔ہم خود کوشش کرتے ہیں کہ اپنے ایک دوسرے کو request کرتے ہیں کہ بھائی آپ ذرا باہر جائیں گے دوسرے کو ٹائم دے دیدیں گے۔کیونکہ یہ مسئلہ کافی ٹائم سے حل طلب ہے لیکن حل نہیں ہو رہا ہے۔ offices تیار ہیں اگر اُن میں کوئی چھوٹا موٹا کام ہے تو آج تک ہمارے دوستوں کو یہ الاٹ نہیں کیا ہے۔ہم نے کئی بار آپ سے request کی تھی اور کل پرسوں کے اجلاس میں ہم نے اس پر ٹوکن بائیکاٹ بھی کیا تھا۔تا کہ ہماری بات سنی جائے۔مہربانی کر کے اس پر ہمیں ذرا تسلی بخش جواب دے دیں کہ آیا offices ہیں تو ٹھیک ہے۔اگر نہیں ہیں پھر ہم اُن کے لئے کوئی متبادل راستہ ڈھونڈ لیتے ہیں اگر ہمیں کرایہ کا لینا پڑا کہیں جا کر ہم بیٹھ جائیں گے یا کوشش کریں گے کہ کوئی ٹینٹ لگا کر اپنا گزارا کریں گے۔اس پر ہمیں کوئی خاطر خواہ جواب دے دیں کہ آیا وہ offices چیئرمینوں کے لئے بنے ہیں اُن کو الاٹ ہوں گے یا نہیں اس کی پوزیشن کیا ہے؟ اس پر ہمیں کوئی تسلی بخش جواب دے دیں۔تا کہ اس پر ہم آئندہ کے لئے اپنا لائحہ عمل طے کر سکیں۔شکریہ

جناب اسپیکر: ok thank you اَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔تمام معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 7 اپریل اور 13 اپریل 2026ء کی اسمبلی نشستوں میں chiar کی جانب سے یعنی rulings بابت کوئٹہ شہر میں گیس کی لوڈ شیڈنگ کے بارے میں جی ایم سوئی سدرن گیس کمپنی بلوچستان، بلوچستان میں شراب خانوں کے لائسنس جاری کرنے کی بابت محکمہ ایکسائز اور بلوچستان میں درسی کتب کی عدم فراہمی کی بابت محکمہ تعلیم کی جانب سے مفصل رپورٹس موصول ہوئی ہیں جو محرکین کے سامنے رکھ دی گئی ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں session start کروں۔یونس عزیز زہری صاحب آپ نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے میں Honorable Chif Minister ،Honorable Leader of the House سے گزارش کروں گا کہ وہ اس پر اگر ہم سب ہاؤس کو بتا دیں کہ ان کا یہ issue کیسے address ہو سکتا ہے اسمبلی کے بارے میں کیا decision ہے آپ کا، گرانا ہے نہیں گرانا ہے یا پھر renovate کرتے ہیں جو بھی آپ ہمیں بتا دیں تا کہ سارے ہاؤس کی تسلی بھی ہو جائے اور اپوزیشن کو kindly address کریں۔

میر سرفراز احمد بگٹی (جناب قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! before I start I would like to welcome very seasoned politician honorable Ex-Senator مندوخیل صاحب!

in our House and this is a great honor for us to having him and Rozi khan kakar Sahib is also sitting here he is also Ex-Senator (ڈیسک بجائے گئے) اس کے بعد جی میں آنریبل اپوزیشن لیڈر نے جس پوائنٹ کی طرف نشاندہی کی ہے اس پر جو ہمارا نیا بلاک بنا تھا کیونکہ اس دن جو ٹوکن واک آؤٹ ہوا تھا پھر ہم نے اس پر probe کرنے کی کوشش کی کہ what is the reason تو اس میں آنریبل اسپیکر کا آپ کو پتہ ہے کہ آپ کی چیئرمین شپ میں چھوٹی سی میٹنگ ہو چکی ہے۔ میں اپوزیشن کے دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ابھی تک بلڈنگ اسمبلی کو handover نہیں ہوئی ہے from سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے اس میں کچھ issues رہ گئے ہیں کچھ missing facilities ہیں for that آج ہم نے decide کیا ہے کہ monday کو میں اور Honrable Minister for C&W اور لیڈر آف دی اپوزیشن اور اسپیکر صاحب! ہم ایک آخری request کریں لیڈر آف دی اپوزیشن سے کہ join کریں اور آپ سے کہ ہم monday کو اس پر سی ایم ہاؤس میں ایک میٹنگ کریں گے اور اس کا permanent حل نکالیں گے اگر یہ 19-20 کروڑ روپے کا سوال ہے تو we will not wait for the next year budget ہم اسی سال انشاء اللہ کہیں سے کوئی savings کر کے اس کو فوراً complete کر کے آپ کے handover کریں گے and then it is your decision کہ آپ کس طرح چیمبر distribute کرتے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ دوسری اہم بات ہمیشہ سے اس اسمبلی کی بلڈنگ کی رہی ہے، جناب اسپیکر! دو طریقے ہوتے ہیں کام کرنے کے۔ ایک تو یہ ہے کہ we are the government, we are in majority, it is us to decide کہ کس طریقے سے نئی بلڈنگ بنانی ہے کہاں بنانی ہے کیسے بنانی ہے۔ اس کے لئے پھر شروع میں جب debete ہوئی تو اس debate کے نتیجے میں ہم نے request کی تھی کہ ایک وہ بن جائے ٹیکنیکل اسکیم وہ کرالیں feasibility کرالیں تو دو چیزوں کے لئے ہم نے کہا تھا۔ ایک یہ کہ آیا اس بلڈنگ کی life کتنی ہے؟ تو life تو اس بلڈنگ اگلے بیس تیس سال تک موجود ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ اگلے بیس سال تک اللہ نہ کرے کوئی نیچرل ڈیزاسٹر ہو لیکن یہ ہے کہ یہ بلڈنگ تو رہے گی۔ دوسری جو اس میں چیز کرنی تھی وہ یہ کہ کنسلٹنٹ سے ہم نے یہ کہنا تھا کہ آیا ہم اس میں کوئی extensions کر سکتے ہیں what is the issue actualy problem کیا ہے۔ problem جناب اسپیکر! یہ ہے کہ آج نہیں میں بار بار کہتا ہوں یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ پورے پاکستانی میڈیا کے توسط سے سن رہا ہوگا کہ اگر میں اپنے چیمبر میں بیٹھا ہوں اور ایک honorable colleague مجھ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہے باقی colleagues کے سامنے نہیں کرنا چاہتا تو میرے پاس side room نہیں ہے

I have to take him to the bathroom کہ وہاں جاکے میں اس سے بات کروں۔ یہی حال اپوزیشن لیڈر کے چیمبر کا ہے، یہی حال آپ کے چیمبر کا ہے کہ آپ کا جو side room ہے جس میں آپ نے کانفرنس کرنی ہے میٹنگ کرنی ہے اگر چار MPAs آجائیں تو پانچویں کی جگہ نہیں ہے۔اب حالانکہ آپ کے پاس اتنے اچھے پکوڑے ملتے ہیں ہمارا دل کرتا ہے آپ کے پاس آکے بیٹھیں وہاں لیکن آپکے پاس جگہ ہی نہیں ہے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے now we have two options one is کہ ہم اس کو گرائیں فیڈرل گورنمنٹ نے پیسے دیئے ہیں اعتراض یہ تھا کہ پراونشل گورنمنٹ پیسے دیگی اور یہ ہوگا وہ ہوگا luxury ہوگی فیڈرل گورنمنٹ سے ہم نے request کی انہوں نے ہمیں پیسے دیئے اس پر کہ آپ اپنی نئی بلڈنگ بنالیں سندھ اسمبلی نے بنالی پنجاب اسمبلی نے بنالی KP اسمبلی نے بنالی ہم رہ گئے ہیں ہم نے اس کو بنایا ہوا ہے کہ جی ہمارے لئے کوئی گرجا گھر ہے جس کو گرا کے پتہ نہیں کیا ہوجائے گا۔anyhow اب دو طریقے تھے ایک یہ تھا کہ میں assert کرلیتا اس assert کرنے میں جو ایک چیز میرے سامنے آرہی ہے اور میرے بہت سارے دوست ظاہر ہے سامنے نہیں کہتے لیکن پیٹھ پیچھے باتیں پہنچ جاتی ہیں اور بلوچستان کے کلچر میں تو ایک سیکنڈ بھی بات نہیں رکتی اگلے پانچ سیکنڈ میں آجاتی ہے ایک عجیب سی منطق بھی مجھے سننے میں ملی کہ کیونکہ نواب اکبر بگٹی صاحب نے اس کی inauguration کی تھی تو foundation تو کسی اور نے رکھی ہے لیکن شاید inauguration انہوں نے کی۔تو میری ان کے ساتھ کوئی personal enmity یا پولیٹیکل differences چھوڑیں جی رہنے دیں وہ بہت بڑے آدمی تھے ان کا نام ونشان اس بلڈنگ سے تو بہت بڑا ہے۔تو میری کوئی ذاتی رنجش تھوڑی ہے کہ میں اس بنیاد پر اس کو ختم کرنا چاہتا ہوں نہیں بھئی رہے سو فیصد رہے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اس سے اور نہ میں اتنا چھوٹا ہوگیا ہوں اتنا نیچے گرگیا ہوں کہ ایک اسمبلی سے کسی کا نام میرے سے ختم ہوگا اور نہیں ہوسکے گا جو ان کا نام ہے political history میں وہ رہے گا اچھا ہے کچھ لوگ اچھا کہیں گے کوئی برا کہیں گے اس طرح میرے بارے میں اسی طرح آپ کے بارے میں ان بلڈنگوں سے نام نہیں رہتے یہ کردار اور character سے رہتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کا جو character تھا وہ positive اور negative دونوں side پر اپنے peak پر رہا ہے اور اپنے peak پر رہے گا اس کو ہم change نہیں کرسکتے۔لہٰذا میرا کوئی ایسا intention نہیں ہے اگر کسی دوست کا یہ intention ہے۔اب ہم نے ایک دفعہ پھر ہاؤس کا sense جو تھا۔ آنریبل اسپیکر! ہاؤس کا جو sense تھا initially تو یہی sense تھا کہ اس کو ختم کیا جائے۔لیکن اب تو مجھے آکے معلوم ہوتا ہے کہ جی دوست چاہتے ہوں نہ ہوں یہ تو آپ ہاؤس کا sense لے لیں۔آپ اس پر ووٹنگ کرالیں ہر ایک کو letter بھیج دیں کہ جی آپ اپنی opinion دے دیں اگر ہاؤس کا sense یہ بنتا ہے کہ اس کو

change کرنا ہے گرانا ہے تو گرا دیتے ہیں نیا بنا دیتے ہیں۔ ہاؤس کا sense بنتا ہے کہ نہیں اسی پر گزارا کرنا ہے 1981ء یا 70s کا کارپٹ ہے کب کی ہے حضور 70s کی ہے۔

جناب اسپیکر: 1987ء

جناب قائد ایوان: 1987ء؟

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

جناب قائد ایوان: 1987ء یہ خود ایک بیماری ہے اگر یہ کارپٹ آپ کو پسند ہے تو پڑا رہے یہ mic system جن کو ہاتھ لگاؤ تو ڈر لگتا ہے کہ کرنٹ لگے گا۔ چیمبرز کا حال میں نے آپ کو بتا دیا ہاں ایک solution اور ہے جو یہ ممبرز یہ چاہتے ہیں کہ یہ نہ ٹوٹے انکی سہولت کے لئے مجھے سات دن کا اور ٹائم دے دیں میں نے architect کو بلالیا ہے وہ ہمیں اسی کے اندر سے اگر وہ ہمیں کر کے دے سکتا اسپیکر چیمبر بڑا کر سکتا ہے لیڈر آف دی اپوزیشن کا چیمبر نیچے کونے میں پڑا ہوا ہے اوپر ہال میں آجائے۔ لیڈیز چیمبر ہے اس کے بعد میرا چیمبر ہے یہ چار چیمبرز ہیں جو یہاں بہت ضروری ہیں۔ پھر آپ کے جو منسٹریل چیمبرز پھر منسٹر کو sacrifice کرنا پڑے گا کہ وہ کہیں گے کہ جی ہم کدھر جائیں تو اس کا solution اگر نکل آئے اس architect سے تو good enough۔ نہیں نکلتا تو ہمارے پاس پیسے پڑے ہوئے ہیں ہم اس کو گراتے ہیں اس کی جگہ پر نئی بلڈنگ بنا لیتے ہیں میں نے فائنل یہ فیصلہ کیا ہے کہ I will not take the decision alone let the House decide آپ سب کو privatley پر چی بھیجیں وہ پر چی لکھ کر بھیجیں سات دن کے بعد کہ پہلے وہ آکر بتا دیں وہ option بھی ان کو دے دیں کہ جی یہ یہ بلڈنگز پر compromise کرنا پڑیگا منسٹر صاحبان کو کہاں جانا پڑے گا I dont know وہ تو ظاہر ہے جب یہ چیمبرز بڑے ہو جائیں گے۔ ہاں جو بھی کر لیں اس پر چی کی رپورٹ تو سب کے سامنے آئے گی وہ مرضی اسپیکر صاحب! کی ہاؤس کا sense لے لیں آج لینا چاہتے ہیں آج لے لیں بعد میں لینا چاہتے ہیں بعد میں لیں میرا ذاتی کوئی interest نہیں ہے اس میں میں یہ چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی تاریخ میں آپکی یہ اسمبلی آپ جو ہیں this is the lead institute of the this province, this is the supreme institute of this province اگر اس کو یہاں ایسی ہی رہنے دینا ہے it is your choice آپ اپنی choice بتا دیں بجائے اسکے پیٹھ پیچھے بات کرنے تو سامنے سامنے ترین صاحب والی بات ہے، بات کر لیں توڑنا چاہتے ہیں توڑ دیں سات دن انتظار کر لیں۔ architect آجائیں وہ اپنا دیدیں وہ اپنا plan بھی آپ کو کہ وہ کیا plan کر سکتا ہے۔ نہیں تو پھر گزارا کریں یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بھی چودہ بندوں سے زیادہ کی سیٹ نہیں ہے ہمارا بھی یہی حال ہے آپ کے

چیمبر کا بھی بہت برا حال ہے ڈپٹی اسپیکر صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں انکے چیمبر کا بھی یہی حال ہے بلکہ سب سے بہتر چیمبر مجھے ڈپٹی اسپیکر صاحبہ کا لگتا ہے کہ انکے پاس atleast لیڈیز چیمبر کا بھی وہی حال ہے تو وہاں لابی نہیں ہے there is no lobby کہ جہاں آنریبل ممبرز باہر جاکے some one wants to smoke زاہد ریکی صاحب chain smoker ہیں ان کا smoking کرنے کو دل کریں کہاں جائیں؟ کہاں smoking کریں اسمبلی میں تو نہیں کرسکتے ابھی پھر باہر جانا پڑے گا premises سے تو atlest کوئی لابی ہونی چاہیے وہاں کوئی کافی ہونی چاہیے کوئی وہ ہونا چاہیے۔ تو یہ ساری چیزیں دنیا کی نئی parliaments میں موجود ہیں پاکستان کی دنیا کو چھوڑیں پاکستان کی تمام parliaments میں یہ facilitatiies ہیں تو it is your choice آپ ہاؤس کا sense لے لیں۔ میں اکیلے یہ فیصلہ نہیں کرنا چاہتا ہوں ویسے حکومت کے سارے ممبرز ہم اس میں حکومت کا فیصلہ ہے ہمارے پاس PSDP میں موجود ہے یہ اسمبلی پاس کرچکی ہے نئی بلڈنگ لیکن despite all this we want consensus in every thing وہ چاہے مائنز اینڈ منرل ہو چاہے بلوچستان کا NFC ہو ہم نے ہر جگہ پر ہم چاہتے ہیں کہ اپوزیشن اور حکومت سب کا consensus ہو۔ آپ آج ہال کا sense لینا چاہتے ہیں آج لے لیں آپ سات دن wait کر کے architect کی رپورٹ میں آپ کو دے دوں گا آپ ممبرز کے ساتھ share کرلیں۔ وہ کرلیں کیونکہ architect نے ایک رپورٹ تو دے دی کہ یہ بلڈنگ رہ سکتی ہے اگلے بیس سال extension ہوسکتی ہے نہیں ہوسکتی ہے کیا ہم تھوڑ پھوڑ کرسکتے ہیں یا نہیں کرسکتے ہیں وہ ہمیں بتا دیں تو پھر منسٹر صاحبان چیمبرز سے محروم ہو جائیں گے اور باقی آپ کا میرا لیڈیز کا چیمبر اور اپوزیشن کا چیمبر بڑا بہترین بن سکتا ہے اور باقی دیکھ لیں سندھ، پنجاب کے ماڈلز دیکھ لیں باقی ماڈلز دیکھ لیں جو فیصلہ آپ لوگ کریں مجھے تو collective wisdom چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا ہے۔

جناب قائد ایوان: میں اپنے لئے ایک controversy ویسے میں ایک controversial آدمی ہوں اتنی ساری controversies روز میرے بارے میں کہی جاتی ہیں ایک اور میں اپنے کھاتے میں ڈالوں، میں نہیں ڈال سکتا ہوں let take the sense of the House کہ جو ہاؤس فیصلہ کرے ہم وہی کریں گے۔

جناب اسپیکر: Honorable Chief Minister Sahib میری گزارش یہ ہوگی کہ جس طرح آپ نے کہا ہے کہ دو ہفتے کا ٹائم ہے آپ architect کو بلائیں گے ایک ہفتہ میں آپ architect کو بلائیں گے وہ سروے کرے گا کہ آیا ہمارے پاس اس کو extended کرنے کے بعد space ہوگی یا نہیں یہ ساری چیزیں

accommodate ہوسکتی ہیں یا نہیں۔ اور monday کو پھر آپ نے ایک میٹنگ بھی call کی ہے جس میں آپ نے سب کے نام لے کے جو آپ کے ساتھ انشاء اللہ اس میٹنگ میں ہم participate کریں گے۔ تو ایک ہفتہ تک انتظار کر لیتے ہیں اگر وہ آ کے سروے کر لیں اگر یہ ساری چیزیں ہوسکتی ہیں وہ بھی رپورٹ آپکے سامنے آجائے گی نہیں تو جب نہیں ہوگی تو میرے خیال میں کسی کے پاس بھی گنجائش نہیں ہے کہ وہ اس کو refuse کریں گے۔ ایک منٹ جی علی مدد جتک صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! ہمیں دو سال ہونے کو جا رہے ہیں بلکہ دو تین مہینے اُوپر، ٹھیک ہے۔ ہم چھوٹے لوگ آگے کیا بولتے ہیں پیچھے کیا بولتے ہیں آپ پنجاب کی اسمبلی، سندھ کی اسمبلی اور KPK کی اسمبلی کو دیکھیں! اور ہماری اسمبلی کو دیکھیں! ہمارے پاس پیسے بھی آچکے ہیں ہم، وہ کیا بولتے ہیں کہ شہد کی نہریں بہائیں بھی لوگ اپنی سیاست کریں گے اکثریت یہ کہتی ہے کہ اِس کو گرا کر ہم نے اچھی نئی مہمانوں کے لئے گیلری بنائیں آپ کا چیمبر اچھا بنائیں سی ایم صاحب کا۔ ہم لوگوں کا یہ کیا ہے پیسے بھی پڑے ہوئے ہیں لوگ تو مخالفت کریں گے۔ مَیں آج اسمبلی کے فلور پر کہنا چاہتا ہوں کہ اِس کو گرا کر نئی اسمبلی بنائی جائے جب باہر سے لوگ آتے ہیں مہمان آتے ہیں وہ بھی دیکھ لیں کہ بلوچستان کی اسمبلی بھی خوبصورت اسمبلی ہے اِس کو 50 سال ہو چکے ہیں وہی کرسیاں ہیں dialy محمد خان لہڑی کی کرسی ٹوٹ جاتی ہے کسی اور کی کرسی کبھی مائیک بند ہو جاتا ہے جناب اسپیکر! ہمارے پاس پیسے آئے ہوئے ہیں ہم اِس پر کام شروع کریں۔ ایسی کمپنی کو دیں جو کہ ایک سال میں میرے خیال میں سی ایم صاحب سے بات بھی کی ہے ایک سال میں ہمیں بنا کر دیں گے جس میں ہم بیٹھ جائیں گے ہم انتظار کرتے دوست لوگ پیچھے اور بولتے ہیں آگے اور بولتے ہیں ہم تو اسمبلی کے فلور پر بولنا چاہتا ہوں کہ بھائی اِس کو نیا کریں یہ کس کی نشانی ہے کس کی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: good point ٹھیک ہے۔ نہیں حالت تو خستہ ہے اِس میں کوئی شک نہیں ہے۔ جی اسد بلوچ صاحب۔ سر! یہ debate نہیں کروانی ہے بس مختصراً تین منٹ آپ کے پاس ہیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! دیکھیں جس ٹائم یہ بلڈنگ بنائی گئی اُس ٹائم کافی قد آور لوگوں نے اِس کو ڈیزائن کیا تھا architect آئے ہوئے تھے۔ اُس زمانے میں غوث بخش بزنجو تھے، سردار عطاء اللہ مینگل تھے نواب خیر بخش تھے نواب اکبر خان بگٹی تھے گل خان نصیر تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک بلڈنگ کا تعلق ہے یہ بلڈنگ اُس وقت خوبصورت ہوتی ہے اِس میں اچھے فیصلے ہوں۔ 2 کروڑ 20 لاکھ عوام کے لیے اچھے فیصلے ہوں۔ وہی خوبصورتی ہے ہم جتنی اِدھر بڑی بلڈنگ بنائیں اُس کے فیصلے بلوچستان کے حق میں اگر نہ ہوں اُس کرسی اُس بلڈنگ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہاں ہر ایک بندے کا اپنا موقف ہے BNP عوامی کا موقف یہی ہے کہ یہ بلڈنگ رہے NESPAK کی

رپورٹ یہی ہے کہ 50 سال یہ برقرار رہے گی اِس میں ہماری ثقافت ہمارے رسم ورواج ہماری تاریخ موجود ہے اِس کو بچائیں اور ابھی اگر آپ ایک ارب روپے چائنیز گورنمنٹ کے ساتھ یا کسی فورم کے ساتھ بات کریں اِس کو اِتنی خوبصورت بنائیں گے کہ بلوچستان میں یہ خوبصورت ہی ہوگی لیکن پورے پاکستان سے بہتر ہوگی یہ۔ میرا موقف یہی ہے کہ یہ رہے اور جگہ بہت ہے اگر چیمبر کی ضرورت ہے۔ یہاں جو گاڑیاں کھڑی ہیں ایک نیا بنائیں آپ کے لیے لائبریری کو یہاں شفٹ کریں یہ بہت بڑی جگہ ہے آپ اِدھر ہی آجائیں دل بڑا کریں اِس کو رہنے دیں اور اِس کی اگر اِتنی ضرورت ہے بلوچستان کو اِس کے گرانے کے علاوہ کوئی ضرورت نہیں ہے پیسے کی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

میر اسد اللہ بلوچ: کینسر کے patients کو دے دیں سو اسٹوڈنٹس باہر PHD کے لیے بھیج دیں یہ پیسے اُدھر لگائیں جہاں ضرورت ہے اِس بلڈنگ کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے وہ پیسے فیڈرل گورنمنٹ نے دیئے ہیں۔ اور وہ اِسی کام کے لیے دیئے ہیں صوبے کا پیسہ نہیں ہے اُس کے اندر۔ anyway, ok آپ تشریف رکھیں پلیز۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال۔ ایجنڈے کے بعد میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال 331 دریافت فرمائیں۔ Sir after agenda ایجنڈے کے بعد۔ ایجنڈا چلنے دیں۔ سر! میری گزارش یہ ہے کہ سُنیں سر۔ مَیں آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں تو مولوی صاحب کو کیوں ناں ٹائم دوں۔ سر! ایجنڈے کے اُوپر چلنے دیں۔ میر زابد علی ریکی صاحب! question آپ کے اپوزیشن کے ہیں۔ سر! یہ عوامی question آپ کے عوامی آپ کی اپوزیشن کے ہیں۔ مولوی صاحب! تشریف رکھیں آپ کو ٹائم دوں گا۔ سر! مَیں آپ کو ٹائم دوں گا۔ میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال 331 دریافت فرمائیں۔ میر زابد علی ریکی صاحب۔ میر زابد علی ریکی صاحب۔ مولوی صاحب! تشریف رکھیں آپ کو ٹائم دوں گا۔ آپ پڑھیں آپ کو ٹائم دیں گے بولنے کا۔ تو آپ نے CM کو سُنانی ہیں ساری چیزیں۔ تو آپ چلے جائیں بیٹھک cabinet meeting میں چلے جائیں آتے ہیں وہاں سب۔ مولوی صاحب! میرے سامنے ایجنڈا پڑا ہوا ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ مولوی ہدایت الرحمٰن کا ایک پوائنٹ صحیح ہے۔ جب چیف منسٹر صاحب چلے جاتے ہیں باقی ہمارے وزراء بھی چلے جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سرُ! یہ ہاؤس decide کرے کہ ایجنڈے کے اُوپر چلنا ہے یا پھر point of orders کو

موقع دینا ہے۔ جو چاہتے ہیں کہ ایجنڈے پر چلنا چاہیے آپ بتائیں کہ کیا کرنا چاہیے (اِس موقع پر بیک وقت کئی معزز ممبرز بغیر مائیک کے بولتے رہے) please,order in the House آپ تشریف رکھیں مولوی صاحب۔ میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال 331 دریافت فرمائیں۔ ٹھیک ہے آئیں گے آپ کو موقع دیں گے رپورٹ آئی ہے آپ رپورٹ پڑھیں۔ آپ رپورٹ پڑھیں پھر آپ کو موقع دیں گے۔ جی زابد علی ریکی صاحب! آپ غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ اگر آپ یہ رویہ رکھیں گے تو پھر آپ کے ساتھ مَیں قانون کے مطابق deal کروں گا آپ کے ساتھ قانون کے مطابق کارروائی کروں گا۔ وہ آپ کو پسند نہیں آئے گا پھر۔ نہیں ہوگا، نہیں ہوگا آپ نہیں بولیں گے، نہیں بولیں گے۔ مَیں پابند ہوں ایجنڈے پر بولوں گا قانون کے مطابق۔ آپ لوگ کیوں نہیں بول رہے ہیں بتائیں کہ کیا کرنا ہے ایجنڈے پر چلنا ہے یا کیا کرنا ہے۔ جو چاہتے ہیں ایجنڈے پر ہو اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں تاکہ ایجنڈے پر کام چلے۔ تشریف رکھیں۔ میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال 331 دریافت فرمائیں۔ زابد علی ریکی صاحب پلیز۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! question بھی ہے۔ بالکل صحیح ہے ایجنڈے کے مطابق چل رہے ہیں ہمیں اعتراض نہیں ہے۔ مگر جناب اسپیکر صاحب! جیسا مولوی صاحب نے کہا کہ جب چیف منسٹر صاحب پورے بلوچستان کے چیف منسٹر ہیں بے شک اُن کے کام بہت ہیں مصروفیات زیادہ ہیں وہ چلے جاتے ہیں مگر باقی منسٹرز کم از کم گورنمنٹ کے cabinet بیٹھے آخر تک اسمبلی چلتی جائے گی کون سا ممبر بات کر رہا ہے اُس کی بات سُنیں شاید ہو سکتا ہے کوئی منسٹر اپوزیشن کا جواب دے۔ ہم یہی کہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok ٹھیک ہے۔ آپ question کے اُوپر آجائیں۔

میر زابد علی ریکی: question No, 331

☆331 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 02 اکتوبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 26-2025ء کے بجٹ میں حکومت نے ضلع واشک میں محکمہ بہبود آبادی کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی ہے۔ ہر اسکیم کا نام، لاگت اور پی ایس ڈی پی نمبر کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ صوبہ کے ہر ضلع کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی گئی ہے تمام اضلاع کی ضلعوار مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر بہبود آبادی: جواب موصول ہونے کی تاریخ 08 دسمبر 2025ء۔

محکمہ بہبود آبادی کا بنیادی کام خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات فراہم کرنا ہے سال 26-2025ء کے بجٹ میں

بلوچستان کے کسی بھی ضلع بشمول ضلع واشک میں کوئی بھی ترقیاتی اسکیم منظور نہیں ہوئی ہے البتہ 2017ء سے محکمہ بہبود آبادی کی ایک اسکیم منظور ہوئی تھی جس کی کا پی ایس ڈی پی نمبر 20170132Z جس کی کل لاگت 875.000 ملین ہے اسکیم امسال 26-2025ء میں عارضی طور پر بند کردی گئی تاہم حال ہی میں دوبارہ فعال (Uncapped) کردی گئی ہے لیکن 875 million کی بجائے 150 ملین بحال (Uncapped) کیا ہے جو کہ پورے سال اور پورے صوبے کے لئے ہے۔

سولائزیزیشن: تولیدی مرکز صحت (RHS-A) ضلعی دفتر اور فلاحی مراکز کیلئے 170.41 ملین مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 25.500 ملین پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ نے انرجی ڈیپاٹمنٹ کو جاری کئے ہیں تاکہ سولرائزیشن کا کام جلدی ہوسکے۔

جناب اسپیکر: جی کس کے لیے؟

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب رحمت نے واک آؤٹ کیا ہے اُن کو لے کر آئیں۔

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! سرکار سے بھجوادیں اپوزیشن کو چھوڑیں سر۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے اپنا علی مددجتک اور یہ زرک مندوخیل صاحب اور عبید گورگیج صاحب، آپ چلے جائیں اور اُن کو بلائیں۔ جی minister for محکمہ بہبود آبادی۔ پرنس آغا عمر صاحب۔ آپ بولیں جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

آغا عمر احمدزئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): جی ہاں نہیں اگر پڑھ لیں تو بہتر رہے گا۔

جناب اسپیکر: جی next چلیں۔ آغا صاحب! آپ کو کھڑے ہونا ہے اور آپ نے اِن سے کہنا ہے کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ تو پھر یہ آگے چلیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: جی پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: اگر پرنس صاحب! کوئی بیشی ہے مَیں اُن کا استاد بنتا ہوں شاگرد کو سمجھا دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ہم سب آپ سے سیکھ رہے ہیں کوئی پروا نہیں ہے آپ چلیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے یہ کہا تھا کہ 26-2025ء میں بلوچستان کے بجٹ میں بہبود آبادی کے لیے فنڈ کتنے رکھے ہیں کیا پوزیشن ہے۔ تو جواب میں یہ دیا ہے جناب اسپیکر صاحب۔ 26-2025ء کے بجٹ میں بلوچستان کے کسی بھی ضلع بشمول ضلع واشک میں کوئی بھی ترقیاتی اسکیم منظور نہیں ہوئی ہے البتہ 2017 میں

جناب اسپیکر صاحب! محکمہ بہبود آبادی کی ایک اسکیم منظور ہوئی تھی جس کا پی ایس ڈی پی نمبر 20170132Z جس کی کل لاگت 875.000 ملین ہے۔

جناب اسپیکر: 875.000 ملین ہے۔

میر زابد علی ریکی: یہ 2017ء کا ہے۔ اس کے بعد جناب اسپیکر صاحب! اُس نے دیا ہوا ہے کہ عارضی طور پر بند کر دی گئی تاہم حال ہی میں دوبارہ فعال (Uncapped) کر دی گئی ہے لیکن۔

جناب اسپیکر: Uncapped کر دی گئی ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! جواب میں یہ ہے 875 ملین کے بجائے 150 ملین باہر۔

جناب اسپیکر: Uncapped کیا ہے؟

میر زابد علی ریکی: Uncapped کیا ہے جناب اسپیکر صاحب! سوالیہ نشان تو ہے مرکزی تولیدی مرکز صحت (RHS-A) ضلعی دفتر اور فلاحی مراکز کیلئے 170.41 ملین مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 25.500 ملین پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ نے انرجی ڈیپاٹمنٹ کو جاری کئے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے۔

جناب اسپیکر: اِس میں آپ ایک پوائنٹ miss کر گئے ہیں یہ جو 150 ملین uncapped کیے ہیں یہ پورے سال کے لیے پورے صوبے کے لیے۔

میر زابد علی ریکی: پورا صوبے کے لیے جناب اسپیکر صاحب! میں یہی کہہ رہا ہوں ناں۔ یعنی آپ اندازہ لگا دیں ایک محکمہ ہے پاپولیشن آپ یعنی درمیان میں 2018,19, 20 یعنی اِس درمیان میں اِس ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا ہے پورا بلوچستان کے حوالے سے میں بات کرر ہا ہوں۔ کوئی اسکیم جناب اسپیکر صاحب! 150 اُن لوگوں نے رکھا ہے باقی uncapped ہوا ہے آخر وجہ کیا ہے؟ ڈیپارٹمنٹ ہے ہر ڈسٹرکٹ میں پاپولیشن کا میں کہتا ہوں آفس بھی ہو جائے وہاں پوسٹیں بھی ہو جائیں وہاں ہر سال ابھی جو آنے والے بجٹ میں ہیں چلیں وہ گزرا والا جو بھی ہو گئے وہ چلے گئے ہیں جو آنے والا بجٹ ہے جناب اسپیکر صاحب! 27-2026ء میں اُس کے لیے محکمہ مجھے بتا دے کیا کرنے والا ہے؟ آئندہ کا لائحہ عمل آپ لوگوں کا کیا ہے؟ کیونکہ جناب اسپیکر صاحب! پاپولیشن کے حوالے سے ابھی دیکھیں جتنے فنڈ ہیں پنجاب میں جا رہے ہیں اِسی پاپولیشن کے حوالے پر جا رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب! اگر رقبے کے لحاظ سے حوالے ہو جاتا ہے ناں میں کہتا ہوں پاکستان میں جناب اسپیکر صاحب! آپ کو بڑا جو بجٹ ہے رقبے کے حوالے سے بلوچستان کو پاکستان میں ملتا مگر نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! یہ محکمہ بہت اہم ہے ہمارے پرنس صاحب بیٹھے ہیں چیف منسٹر صاحب چلے گئے ہیں باقی ہمارے colleagues بیٹھے ہیں کہ اِس محکمے کے حوالے

سے آپ آئندہ کا لائحہ عمل کیا کرنا ہے؟ جو پیسے uncapped ہوئے ہیں اُس کے بارے میں مجھے بریفنگ دی جائے یہ میری بات ہے جناب اسپیکر صاحب! سوال کا۔ پرنس صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: بہت شکریہ اس میں جی یہ بہت اچھا سوال زابد ریکی صاحب نے اُٹھایا میرے اُستاد بھی ہیں آج سے۔ کاش! اس میں چیف منسٹر صاحب اِدھر موجود ہوتے ہیں اسپیکر صاحب! کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ important محکمہ ہے جس طرح زابد ریکی صاحب نے کہا پنجاب میں سندھ میں کے پی میں اس کی بہت اہمیت ہے اور اِدھر بالکل اِس کو under the shelf کر دیا ہے جب میں نے محکمے کی بریفنگ لی تو 90% non development ہے 10% development ہے تو 10% میں محکمہ کیا کر سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔ جہاں 2017ء میں آپ 87.5 کروڑ روپے دے رہے ہیں اور آج 2026ء میں آپ صرف 15 کروڑ روپے دے رہے ہیں تو اُس میں کیا ڈویلپمنٹ ہوگی؟ کیونکہ ساری چیزیں صرف تنخواہوں کی طرف جا رہی ہیں میں اس August House سے یہ request کرتا ہوں اپنے سابقہ چیئرمین سینٹ صاحب! سے بھی کہ اِس میں ہم چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ کریں اپنے پارٹی کے لحاظ سے کہ اگر یہ محکمہ ہمیں دیا ہے تو اُس میں ہم کچھ کارکردگی کر سکیں اگر کارکردگی ہم نہیں کر سکیں گے تو کل ہماری پارٹی اور ہمارے لیے blame آئے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: ok۔ تو آپ زابد علی ریکی صاحب کو سیکنڈ کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: میں نے بالکل یہی کہاں کہ میں اِن کو سیکنڈ کر رہا ہوں اُنہوں نے بہت اہم سوال اُٹھایا ہے۔

میر زابد علی ریکی: یہ پورا بلوچستان کے حوالے پر ہے جناب اسپیکر!۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

میر زابد علی ریکی: جیسا کہ پرنس صاحب نے کہا کہ 10% یعنی ڈویلپمنٹ کا ہے باقی 90% سارے undevelopment آپ اندازہ لگائیں ایک محکمے کو اِس طرح سر! جناب اسپیکر صاحب! ابھی ex-Chairmen Senate صاحب بھی بیٹھے ہیں ہمارے اور P&D کے منسٹر ظہور صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ ظہور صاحب! یہ بہت بلوچستان کے۔۔۔

جناب اسپیکر: اِس پر P&D منسٹر صاحب سے کچھ رائے لے لیتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں سر! اُس سے بھی رائے لے لیں۔

جناب اسپیکر: Minister for P&D please

میرزابدعلی ریکی: یہ آپ بتادیں یہ جو۔

جناب اسپیکر: میں تھوڑا سا آپ کو update کر دیتا ہوں یہ ایک question آیا ہے بہبود آبادی کا، جس میں اِس کی 875 ملین روپے تھے initial جو لاگت اِس کی پھر اِس کو uncapped کر دیا تھا تین چار سال کے لیے اور ابھی recently اِس کو uncapped کیا ہے لیکن 875 میں سے 150 ملین رکھے گئے ہیں پورے صوبے کے لیے question اُنکا یہی ہے کہ اِس پر تھوڑا سا غور وخوض کیا جائے جو initial amount ہے وہ اگر پورے صوبے کے لیے ریلیز ہو تو nothing like that۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): جو کچھ اسکیمات ہیں جو پچھلے ادوار میں یہ محسوس کیا گیا تھا کہ شاید وہ feasible نہیں ہیں یا اُن پر جتنے بھی پیسے ہم خرچ کریں وہ ضائع جائیں گے تقریباً کوئی 2 ہزار سے اُوپر اسکیمات تھیں۔ لیکن جب یہ حکومت بنی اور اس نے دوبارہ review کیا تو اُس میں ایک کمیٹی بنائی گئی چیف سیکرٹری صاحب کی سربراہی میں تو اُس کمیٹی نے ہر اسکیم کو جانچا ہے دیکھا ہے اور definitely اُسکی جو final approval ہے کابینہ نے دی ہے تو جو specific اسکیم کی زاہد صاحب بات کر رہے ہیں اُس کے بارے میں مجھے knowledge نہیں ہے تو میں اِن کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اُن کی detail اُن کو فراہم کر دوں گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

میرزابدعلی ریکی: ظہور صاحب! اگر time دیں گے Monday کو پرنس صاحب ہیں میں ہوں اِسی subject کے حوالے سے Monday کو time دے دیں انشاءاللہ بالکل اُس کو بتا دیں گے پاپولیشن محکمہ ہے ابھی چیف منسٹر صاحب بھی آ گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: he agrees

میرزابدعلی ریکی: سی ایم صاحب! وہ بھی میں کہتا ہوں اِس کو غور سے دیکھیں محکمہ ہے یا رڈسٹرکٹ میں ہر جگہ میں یہ لازمی جناب اسپیکر صاحب!۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: اِس میں اسپیکر صاحب! کیونکہ سی ایم صاحب آئے ہیں میں اُن کے knowledge میں کچھ ڈالنا چاہتا ہوں۔ سی ایم صاحب! تھوڑی دیر پہلے زابد ریکی صاحب نے بڑا اچھا سوال اُٹھایا جس میں اُنہوں نے کہاں کہ 2026 میں 25 میں کیا بجٹ آیا ہے؟ تو اُس میں لازمی بات ہے اِن کے علاقے میں نہیں

آیا 2017ء کی ایک سکیم تھی جس میں 87.5 کروڑ کا پراجیکٹ تھا جو چل رہا تھا بیچ میں capped ہو گیا تھا اور ابھی uncapped ہو گیا ہے تو اِس میں August House کو اور especially آپ سے میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ جو ڈیپارٹمنٹ مجھے ملا ہے اُس میں 90 فیصد non development ہے 10 فیصد development ہے تو ہم نے چیئرمین صاحب سے بھی کہا ہے کہ kindly اِس پر ہم ایک میٹنگ کریں گے اور ہم آپ کے پاس بھی وہ لے کر آئیں گے کیونکہ جو پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ ہے پورے پاکستان میں اِس کا importance ہر صوبے میں بہت زیادہ espacially صوبے پنجاب میں جہاں بلوچستان میں اِس حالت میں ہے کہ 90% آپ کے non development میں جا رہے ہیں تو آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا سی ایم صاحب اِس میں۔ Thank you so much جی۔اور زاہد صاحب! بالکل میں اِس میں آپ کے ساتھ ہوں کہ ہم P&D منسٹر صاحب کے ساتھ میٹنگ کریں شکریہ جی۔

جناب اسپیکر: Monday کو minister P&D نے کہا ہے کہ آپ اُن کے ساتھ بے شک میٹنگ کریں تو ساری چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں۔ٹھیک ہے۔زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 416 دریافت فرمائیں۔

میرزابدعلی ریکی: جی۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر for again آغا صاحب۔

میرزابدعلی ریکی: چیف منسٹر، چیف آف بگٹی کیا کہنا چاہتے ہیں سر! (معزز رکن اسمبلی بغیر مائیک کے بول رہے ہیں) میں نے پڑھا نہیں سی ایم صاحب ابھی تک۔

جناب اسپیکر: سی ایم صاحب! ذرا آپ اِس کو بھی address کریں آپ کی غیر موجودگی میں مولانا صاحب نے کہا ہے کہ آپ اسپیکر کی رولنگ کا ڈرامہ بند کریں۔یہ ڈرامہ ہے اور یہ ڈرامہ مجھے تو نہیں کہہ رہا ہے مَیں تو اسپیکر ہاؤس کا ہوں اگر ہاؤس سارا ڈرامہ ہے تو پھر مجھے بھی قابل قبول ہے۔

میرزابدعلی ریکی: نہیں نہیں۔

جناب اسپیکر: یہ ہاؤس اگر ڈرامہ ہے۔(معزز رکن اسمبلی بغیر مائیک کے بولتے رہے) اگر یہ ہاؤس ڈرامہ ہے تو پھر ٹھیک ہے۔(معزز رکن اسمبلی بغیر مائیک کے بولتے رہے) کس کے اُوپر نہیں ہوا ہے؟ سب کے اُوپر ہوا ہے۔۔۔(مداخلت) سب کے اوپر ہوا ہے۔یہ کہنے سے ہاتھ ہلانے سے تو نہیں (معزز رکن اسمبلی بغیر مائیک کے بولتے رہے) ٹھیک ہے میں نے کہا۔ٹھیک ہے میں نے صرف یہ پوائنٹ اُٹھایا ہے کہ آپ نے کہا یہ رولنگ کا ڈرامہ بند کریں تو رولنگ تو ہاؤس کے behalf میں دیتا ہوں اگر ہاؤس ڈرامہ ہے تو مجھے بھی قابل قبول ہے۔۔۔(مداخلت)

جی؟اِس کی مذمت ہونی چاہیے؟ آپ لوگ سب کو کسی کو کرنا چاہیے اِس میں تقریباً؟ جی ظہور بلیدی صاحب آپ کہیں۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: مولانا صاحب اگر دومنٹ اجازت دیں۔اسپیکر صاحب! جوممبران منتخب ہو کے آئے ہیں definitely اُنہوں نے،لوگوں نے منتخب کیا ہے اگر یہ اسمبلی اِتنی بُری ہوتی تو وہ منتخب ہی نہ ہوتے الیکشن ہی contest نہ کرتے اگر یہاں کے ممبر بنے ہیں لوگوں کے مسائل حل کر رہے ہیں تو definitely اسمبلی کا بھی تقدس ہے پورے یہ بلوچستان کی نمائندہ اسمبلی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ اِس معاملے پر چونکہ ہمارے بہت سے جو نئے دوست ہیں ابھی elect ہو کے آئے ہیں کچھ بہت پرانے ہیں تو اُن پر اُن کے جو پارلیمانی جوآداب ہیں یا پارلیمانی جو ہماری روایات ہیں یا جو ہمارا rules of business and procedure جو book ہے اُس کو پڑھانے کے لیے سیشن کرایا جائے اور یہ تقریباً monthly یا fortnightly سیشن ہوتا کہ ہمارے ممبران جائیں جیسے اسمبلی کے تقدس سے اسمبلی میں کیا بولنا ہے کیا نہیں بولنا ہے چونکہ انکے پارلیمانی آداب ہوتے ہیں تو ہمیشہ ہم یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ جی پارلیمانی آداب کہتے ہیں تاکہ یہ بات کریں۔تو آداب تو اسمبلی سے نکلے ہیں اگر یہاں ہم بیٹھ کر جو اسمبلی کا custodian ہیں اسپیکر ان کو کوئی ڈرامہ کہہ دے تو میرا خیال سے مناسب نہیں ہے۔۔(ڈیسک بجائے گئے) تمام اراکین ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں ہم اُن کی عزت کرتے ہیں اُن کو لوگوں نے منتخب کیا ہے۔

جناب اسپیکر: کم ازکم اُن کو تھوڑا سا سیکھنا چاہیے۔ٹھیک ہوگیا۔زاہد علی ریکی صاحب سوال نمبر 416۔

☆**416 میر زاہد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 15 دسمبر 2025ء۔__

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ بہبود آبادی میں گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل اسامیوں کی تعداد بتلائی جائے اور یہ خالی اسامیاں بلوچستان کے کن کن اضلاع میں خالی ہے۔نیز یہ بھی بتلائی جائے کہ مذکورہ خالی اسامیاں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو پر کرنے کے لیے ارسال کی ہیں تمام اسامیوں کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر بہبود آبادی: جواب موصول ہونے کی تاریخ 13 فروری 2026ء۔

محکمہ بہبود آبادی میں گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل اسامیاں اور خالی اسامیوں کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب!اِس سوال سے مطمئن ہے سر۔

جناب اسپیکر: its okay زاہد علی ریکی صاحب۔مطمئن ہے disposed off۔مولوی نوراللہ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 400 دریافت فرمائیں؟

مولوی نوراللہ: میرا سوال بہبود آبادی کے متعلق بھی ہے اور معدنیات کے حوالے سے بھی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کے سارے questions آئے ہوئے ہیں one by one میں آؤں گا آپ پہلے سوال نمبر 400 دریافت فرمائیں؟

☆400 **مولوی نوراللہ، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 18 نومبر 2025ء۔

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2018ء سے 2025ء تک ضلع قلعہ سیف اللہ میں کتنی تعیناتیاں ہوئی ہیں۔ تعینات ہونے والے ملازمین کے نام مع ولدیت، شناختی کارڈ نمبر، جائے تعیناتی اور ایڈریس کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر بہبود آبادی: جواب موصول ہونے کی تاریخ 09 مارچ 2026ء۔

اس ضمن میں جواباً عرض ہے تعیناتیاں صوبائی سطح پر کی جاتی ہیں ضلعی آفس قلعہ سیف اللہ کا کوئی کردار نہیں ہے صوبائی سطح پر ٹیکنیکل کیڈر جسکے لیے 24 ماہ کا ڈپلومہ درکار ہے 2018ء سے 2025ء تک صوبائی سطح پر ان اہلکاروں کی تعیناتیاں کی گئی ہیں تفصیل ذیل ہیں:۔

(الف) فیملی ویلفیئر ورکر

نمبر شمار	نام	ولدیت/ زوجہ	عہدہ	شناختی کارڈ نمبر	لوکل	مقام تعیناتیاں
1	نبیلہ بی بی	خدائیداد	فیملی ویلفیئر ورکر	5620281209240	قلعہ سیف اللہ	فیملی ہیلتھ کلینک
2	ساجدہ بی بی	سلیمان شاہ	فیملی ویلفیئر ورکر	5650309584322	ژوب	فلاحی مرکز مسلم باغ
3	سہرش	صدام حسین	سپروائزر	5440000550000	ژوب	فیملی ویلفیئر قلعہ سیف اللہ
4	بی بی زاہدہ	عزیز اللہ	فیملی ویلفیئر ورکر	5620298122348	قلعہ سیف اللہ	فلاحی مرکز کان مہترزئی

(ب) صوبائی سطح پر وفات پانے والے ملازمین کے لواحقین کوٹے پر صوبائی سطح پر دو اہلکاروں کی بھرتیاں کی گئی ہیں تفصیل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	عہدہ	شناختی کارڈ نمبر	لوکل	مقام تعیناتیاں
1	عرفان اللہ	شمس اللہ	جونیئر کلرک	5620122730979	قلعہ سیف اللہ	ضلعی آفس قلعہ سیف اللہ

2	روبینہ کاکڑ	مرجان	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (فی میل)	5620214620116	قلعہ سیف اللہ	فیملی ہیلتھ کلینک

(پ) اسکے علاوہ صوبائی سطح پر بھرتی کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں ذیل اُمیدواران کی تعیناتیاں عارضی طور پر کی گئی ہیں تفصیل ذیل ہے:۔

کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر (کنٹریکٹ)

نمبر شمار	نام	ولدیت/زوجہ	عہدہ	شناختی کارڈ نمبر	لوکل	مقام تعیناتیاں
1	طاہرہ عطا	عطا محمد	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620261350250	قلعہ سیف اللہ	کان مہترزئی
2	فاریہ آمین	آمین اللہ	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620162055146	ایضاً	قلعہ سیف اللہ
3	عائشہ بی بی	میرولی	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620126615684	ایضاً	قلعہ سیف اللہ
4	بی بی رخسانہ	عصمت اللہ	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620298069244	ایضاً	مسلم باغ
5	نسیمہ بی بی	رقیب اللہ	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620116977298	ایضاً	قلعہ سیف اللہ
6	بی بی حسینہ	عبدالسلام	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620233210622	ایضاً	مسلم باغ

7	نصیب جمالا	مہراب خان	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620172186420	ایضاً	قلعہ سیف اللہ
8	حمیدہ بی بی	عبدالقادر	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620176956250	ایضاً	قلعہ سیف اللہ
9	رومیسہ فیض	زین اللہ	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620186474222	ایضاً	قلعہ سیف اللہ
10	بی بی زوبیدہ	طارق عزیز	کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر	5620145849174	ایضاً	قلعہ سیف اللہ

معاون کنٹریکٹ۔

نمبر شمار	نام	ولدیت/زوجہ	عہدہ	شناختی کارڈ نمبر	لوکل	مقام تعیناتیاں
1	رحمت اللہ	ملک محمد خان	معاون	5620110065529	قلعہ سیف اللہ	قلعہ سیف اللہ
2	احسان اللہ	عبدالرزاق	معاون	5620189091137	قلعہ سیف اللہ	قلعہ سیف اللہ
3	احسان اللہ	ولی محمد	معاون	5620178666643	قلعہ سیف اللہ	قلعہ سیف اللہ
4	جمعہ رحیم	بہادر خان	معاون	5620184842829	قلعہ سیف اللہ	قلعہ سیف اللہ
5	نجیب اللہ	خدا فضل	معاون	5620198158957	قلعہ سیف اللہ	قلعہ سیف اللہ

کمپیوٹر آپریٹر (کنٹریکٹ)۔

نمبر شمار	نام	ولدیت/زوجہ	عہدہ	شناختی کارڈ نمبر	لوکل	مقام تعیناتیاں
1	آزاد خان	مہردین	کمپیوٹر آپریٹر	5620114050211	قلعہ سیف اللہ	قلعہ سیف اللہ

مولوی نوراللہ: بہبود آبادی کے متعلق جو میرا سوال ہے یہ تو میں نے نومبر میں جمع کیا تھا ابھی جواب آیا ہے میں مطمئن ہوں یا نہ ہوں میں بھول گیا ہوں کہ میرا سوال کیا تھا ابھی دوبارہ پڑھنا ہوگا پھر اُس کے بعد ابھی منسٹر صاحب کی خاطر میں مطمئن ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا مولوی صاحب۔ آپ کے سارے سوالوں کو defer کرتے ہیں آپ اُنکو پڑھ کر آئیں پھر انشاءاللہ دوبارہ لائیں گے۔

مولوی نور اللہ: نہیں سارے نہیں معدنیات کے حوالے سے سوال ہے۔

جناب اسپیکر: آپ مطمئن ہیں dispose off کرتے ہیں ۔سوال نمبر 400، سوال نمبر 401، سوال نمبر 402، سوال نمبر 403 یہ سارے محکمہ۔۔۔

پرنس احمد عمر احمدزئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): سر! مولوی صاحب جو ہے وہ صرف population کا کہہ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی وہ الگ ہے۔ dispose off کیے جاتے ہیں۔

☆**402 مولوی نور اللہ، رُکن اسمبلی:** __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 18 نومبر 2025ء۔__

کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ بہبود آبادی نے ضلع قلعہ سیف اللہ سال 2025ء میں جو تعیناتیاں ہوئی ہیں کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر بہبود آبادی: جواب موصول ہونے کی تاریخ 09 مارچ 2026ء۔

مولوی نور اللہ: جواب نفی تصور کیا جائے۔

☆**403 مولوی نور اللہ، رُکن اسمبلی:** __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 18 نومبر 2025ء۔__

کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2018ء سے 2025ء تک ضلع قلعہ سیف اللہ میں محکمہ ہذا کی جانب سے ترقیاتی وغیر ترقیاتی فنڈ کا طے شدہ طریقہ کار کیا ہے کی تفصیل دی جائے:

وزیر بہبود آبادی: جواب موصول ہونے کی تاریخ 09 مارچ 2026ء۔

سال 2018ء تا 2025ء ترقیاتی بجٹ کی مد میں محکمہ بہبود آبادی ضلع قلعہ سیف اللہ فنڈ ضلعی سطح پر فراہم نہیں کی گئی اور نہ ہی محکمہ میں ترقیاتی اخراجات ہوئے ہیں۔

ضلعی آفس بہبود آبادی قلعہ سیف اللہ کو غیر ترقیاتی بجٹ فراہم کیا گیا ہے سالانہ تفصیل 2018ء تا 2025ء ذیل ہے:۔

1) 2018-19 مبلغ -/Rs:1240500 بجٹ جاری ہوا ہے۔

2) 2019-20 مبلغ -/Rs:2323900 بجٹ جاری ہوا ہے۔

3) 2020-21 مبلغ -/Rs:2428000 بجٹ جاری ہوا ہے۔

4) 2021-22 مبلغ-/Rs:2526000 بجٹ جاری ہوا ہے۔

5) 2022-23 مبلغ-/Rs:126000 بجٹ جاری ہوا ہے۔

6) 2024-2023 مبلغ-/Rs:1878900 بجٹ جاری ہوا ہے۔

7) 2025-2024 مبلغ-/Rs:2087500 بجٹ جاری ہوا ہے۔

واضح ہو کہ مذکورہ بالا رقم / بجٹ پر مختلف ٹیکسز کی مد میں BST15%GST.918%/انکم ٹیکس 5.50% میں کٹوتی کی گئی ہے۔

1) 2018-19 مبلغ-/Rs:1240500 بجٹ جاری ہوا ہے۔

2) 2019-20 مبلغ-/Rs:2323900 بجٹ جاری ہوا ہے۔

3) 2020-21 مبلغ-/Rs:2428000 بجٹ جاری ہوا ہے۔

4) 2021-22 مبلغ-/Rs:2526000 بجٹ جاری ہوا ہے۔

5) 2022-23 مبلغ-/Rs:126000 بجٹ جاری ہوا ہے۔

6) 2024-2023 مبلغ-/Rs:1878900 بجٹ جاری ہوا ہے۔

7) 2025-2024 مبلغ-/Rs:2087500 بجٹ جاری ہوا ہے۔

واضح ہو کہ مذکورہ بالا رقم / بجٹ پر مختلف ٹیکسز کے مد میں BST15%GST.918%/انکم ٹیکس 5.50% میں کٹوتی کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 150 محکمہ معدنیات سے متعلق دریافت فرمائیں۔

میر زاہد علی ریکی: سوال نمبر 150

☆150 میر زاہد علی ریکی رُکن اسمبلی <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 16 دسمبر 2024ء۔</u>

کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 17 نومبر 2025 کو موخر شدہ۔

سال 2018ء تا 2024ء کے دوران حکومت نے ضلع واشک، ضلع پشین، ضلع موسیٰ خیل، ضلع قلعہ سیف اللہ، ضلع قلعہ عبداللہ اور ضلع چمن سمیت صوبہ کے دیگر اضلاع میں پی پی ایل کمپنی کو الاٹمنٹ کیے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو پی پی ایل کمپنی کو الاٹ کی گئی زمین کا رقبہ / ایکڑ کی مکمل ضلعوار تفصیل دی جائے؟

وزیر معدنیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 6 مارچ 2025ء۔

حکومت بلوچستان کے محکمہ معدنیات و معدنی ترقی نے سال 2018ء سے 2024ء کے دوران پاکستان پیٹرولیم

(پی پی ایل) کو کوئی معدنی لائسنس یا لیز جاری نہیں کی تاہم بولان مائننگ انٹر پرائزز جو پی پی ایل اور حکومت بلوچستان کا 50:50 کا مشترکہ منصوبہ ہے کو ضلع خضدار میں بیرایٹ لیڈ اور زنک کیلئے ایک بڑے پیمانے پر کان کنی کی لیز دی گئی یہ مائننگ لیز 30 مربع کلومیٹر کے رقبے پر دی گئی ہے جہاں بولان مائننگ انٹر پرائزز نے پہلے کامیاب ایکسپلوریشن کی تھی مزید براں پچھلے سالوں کے دوران ضلع چاغی میں لوہے کیلئے دو معدنی لیز جو پی پی ایل کو دی گئی تھیں ایک بارائٹ ڈسٹرکٹ خضدار میں بی ایم ای کو دی گئی تھی کی تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: شعیب جان اِدھر ہے یا نہیں؟

جناب اسپیکر: میرے خیال سے آپ کی اُس سے بات بھی ہوئی تھی اور اُن کی چھٹی کی درخواست بھی آئی ہے چونکہ وہ کوئٹہ سے out ہیں تو آپ دیکھ لیجئے گا محکمہ معدنیات ہمارے منسٹر فنانس کے پاس ہے۔

میر زابد علی ریکی: سر! ٹھیک ہے defer کریں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 150۔سوال نمبر 333۔سوال نمبر 176۔سوال نمبر 342۔سوال نمبر 343 defer کیئے جاتے ہیں next session تک۔وقفہ سوالات ختم۔جی پلیز سی ایم صاحب!

میر سرفراز احمد بگٹی (جناب قائد ایوان): آنریبل اسپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے آنریبل ممبرز آف دی اپوزیشن اور تمام سے ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ میری بہت ایک important commitment ہے جو سرکاری کارروائی ہے not more then five minutes یہ کر لینے دیں تاکہ میں اپنی وہ commitment جا کے کرلوں۔تو اُس کے بعد پھر اگر یہ باقی چیزیں ہو جائیں۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہماری ایک شرط ہے کہ آپ کے وزراء پھر نہیں جائیں گے۔

جناب قائد حزب اختلاف: آپ کے وزراء پھر جائیں گے۔اگر کوئی غیر حاضر ہو گیا ہم آپ کو بتائیں گے۔

جناب قائد ایوان: جی میں وزراء کرام کو ہدایت دے کر جا رہا ہوں تمام وزراء میں سے کوئی بھی باہر نہیں جائے گا۔ مجھے بتائیں میں اُنکی تنخواہ بند کروں گا ٹھیک ہے۔تو I request House سے یہ کرتا ہوں کہ اگر اجازت دے دیں پلیز۔آپ پہلے سرکاری کارروائی کریں۔

جناب اسپیکر: okay okay please. سرکاری کارروائی برائے قانون سازی زیرِ قاعدہ نمبر 24 قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء۔

جناب اسپیکر: **قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ بر بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 39 مصدرہ 2025ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔**

جناب اسپیکر: چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ ڈی اے ڈی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2025ء (مسودہ قانون نمبر39 مصدرہ2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

سید ظفر علی آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ظفر آغا چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ ڈی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2025ء (مسودہ قانون نمبر39 مصدرہ2025ء) پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16اپریل2026ء تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: میں اس میں تھوڑا سا interrupt کر رہا ہوں۔مولوی صاحب! آپ کا سیشن آج کے دن کے لیے میں suspend کر رہا ہوں لہٰذا آپ ہاؤس سے باہر چلے جائیں۔Sergeant at Arms انکو باہر نکالیں۔ آپ out چلے جائیں۔.please go out

سید ظفر علی آغا: نہیں یہ غلط ہے۔

میر رحمت صالح بلوچ: جب ہم بولنے کے لیے اُٹھتے ہیں آپ بولنے نہیں دیتے۔

جناب اسپیکر: جی.Honorable Chief Minister صاحب بولیں۔

جناب قائد ایوان: ایک second۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! نہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس طرح نہیں ہوگا۔یہ آپ نے بالکل صحیح نہیں کیا ہے۔

(معزز اپوزیشن راکین اسمبلی بغیر مائیک کے احتجاج کرتے رہے)

جناب قائد ایوان: آنریبل اسپیکر! صاحب اس میں کوئی دورائے نہیں کہ مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کی tone ہمیشہ آپ کے ساتھ بلکہ آپ کے colleagues کے ساتھ ایسے نہیں ہوتا ہے۔لیکن my request is کہ آپ بڑے ہیں بڑے اُن کا کردار اور دل بھی بڑا ہوتا ہے۔ہم تمام دوست آپ سے ریکوئسٹ کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! آپ کی بات سر آنکھوں پر۔ہاؤس اپنی رائے دے دے ہم اُن کو واپس بلالیں گے۔

جناب قائد ایوان: ہم آپ سے معافی مانگتے ہیں۔اور ریکوسٹ کرتے ہیں کہ اُن کو واپس بلالیں۔

جناب اسپیکر: نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ہاؤس اپنی رائے دیدے کہ اُن کو واپس بلاتے ہیں یا نہیں بلاتے ہیں۔سر! جو ہاؤس میں جو لوگ کہتے ہیں کہ مولانا صاحب کو واپس آنا چاہیے وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں۔

جناب قائد ایوان: کھڑے ہو جائیں مولانا صاحب کو واپس بلالیں۔کھڑے ہو جائیں سلیم صاحب۔راحیلہ بی بی کھڑی ہو جائیں۔اسد صاحب پلیز۔

جناب اسپیکر: allowed ہے he should comeback مولوی صاحب کو واپس بلائیں۔

جناب قائد ایوان: and sir let the conclude i on behalf of every member we are really sorry to you.you are the custodian of the House such type of language is not good. ہم اُس کی مذمت پہلے آنریبل ممبرز بھی کر چکے ہیں تمام لوگوں نے کیا ہے لیکن ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں ہماری درخواست پر آپ بڑے ہیں آپ معاف کریں۔

جناب اسپیکر: آپ مہربانی کرکے اِن کو بتایا جائے کہ جس طرح ظہور نے کہا کہ ہاؤس کی کوئی norms ہوتے ہیں کوئی etiquettes ہوتے ہیں کوئی بات کرنے کا طریقہ ہوتا ہے۔مطلب آپ سب اس ہاؤس کے اپوزیشن والے سارے اس کے ممبر ہیں میں آپ سب کا اسپیکر ہوں آپ سب نے مجھے بنایا ہے۔اگر میری رولنگ ڈرامہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ پورا ہاؤس ڈرامہ ہے۔آپ لوگوں کو اس پر اعتراض بھی کرنا چاہیے اور اُس کو بتانا بھی چاہیئے کہ دوبارہ he shoud be not.

جناب قائد ایوان: Honorable sir the request is کہ excellency کو اور ایک دو لوگ بھیجیں۔

جناب اسپیکر: سر! جی ہاں یونس عزیز زہری صاحب آپ، آغا صاحب اور سلیم کھوسہ صاحب ساتھ چلے جائیں۔ جی اپنا ظفر آغا صاحب. continue please چیئرمین کمیٹی برائے ایس اینڈ جی اے ڈی۔

سید ظفر علی آغا: جی میں نے پڑھ لیا تھا جب آپ رولنگ دے رہے تھے۔

جناب اسپیکر: اچھا تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ بر بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 39 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 اپریل 2026ء تک توسیع دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 39 مصدرہ 2025ء) پیش کریں گے۔

سید ظفر علی آغا: میں چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 39 مصدرہ 2025ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی)

مسودہ قانون مصدرہ 2025ء(مسودہ قانون نمبر39 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا

وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر39 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

Minister for S&GAD

سید ظفر علی آغا: وہ چلے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔میں حاجی علی مدد جتک وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر39 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی ۔لہٰذا بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر39 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر39 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): میں علی مدد جتک وزیر برائے ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 39 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی ۔لہٰذا بلوبلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر39 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کے سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ بر دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) کا پیش ومنظور کیا جانا۔

چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ قانون و پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ بر دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

سید ظفر علی آغا: میں چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ قانون و پارلیمانی امور تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) پیش کرنے کی مدت آج مورخہ 16 اپریل 2026ء تک توسیع دی جائے۔اچھا وہ دوسرا جناب اسپیکر! آپ بتا رہے تھے اُس کا مجھے یہ فقرہ پڑھنا تھا وہ میں نے miss کر دیا ہے۔

جناب اسپیکر: آگے چلتے ہیں۔تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی لہٰذا قائمہ کمیٹی برمحکمہ قانون و پارلیمانی امور کمیٹی کی رپورٹ بر دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدر 2026ء) پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 اپریل 2026 تک توسیع دی جاتی ہے۔

چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ قانون و پارلیمانی امور کمیٹی کی رپورٹ بر دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدر 2026ء) پیش کریں۔

سید ظفر علی آغا: میں چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ قانون و پارلیمانی امور کمیٹی کی رپورٹ بر دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدر 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ قانون و پارلیمانی امور کمیٹی کی رپورٹ بر دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدر 2026ء) پیش ہوا۔

وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔جی وزیر صاحب۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ): اعوذ باللہ من الشطیان الرجیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں ضیاء اللہ لانگو وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور

زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی ۔لہٰذا دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: میں ضیاء اللہ لانگو وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی ۔لہٰذا دیوانی ضابطہ کار (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 43 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔

چیرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کمیٹی رپورٹ بر بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

سید ظفر علی آغا: welcome مولانا صاحب جمہوری آدمی ہیں۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ظفر علی آغا۔

جناب اسپیکر: آنریبل ممبر کو ہاؤس آنے پر welcome کرتے ہیں۔جی

سید ظفر علی آغا: میں ظفر علی آغا، چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 اپریل 2026ء تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 اپریل 2026ء تک توسیع دی جاتی ہے۔

چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔ جی چیئرمین صاحب۔

سید ظفر علی آغا: چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی): میں عبدالمجید بادینی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی لہٰذا بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی: میں عبدالمجید بادینی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2026ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) کا پیش ومنظور کیا جانا۔

صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بربلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خیر جان بلوچ: میں صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 اپریل 2026ء تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی لہٰذا قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 اپریل 2026ء تک توسیع دی جاتی ہے۔

صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

جناب خیر جان بلوچ: میں صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ داخلہ کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔

وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026 کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی لہٰذا بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: میں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر : تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان پروبیشن اینڈ پیرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 46 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: **ایوان کی کارروائی۔**

جناب اسپیکر: چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ بر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب اصغر علی ترین (چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی): میں چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 اپریل 2026 تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، کمیٹی کی رپورٹ بر جائزہ حسابات حکومت

بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 اپریل 2026ء تک توسیع دی جاتی ہے۔

چیئر مین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، کمیٹی کی رپورٹ بر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء پیش کریں۔

چیئر مین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی: میں چیئر مین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، کمیٹی کی رپورٹ بر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، کمیٹی کی رپورٹ بر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء پیش ہوئی۔

چیئر مین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، کمیٹی کی رپورٹ بر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کی بابت تحریک پیش کریں۔

چیئر مین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی: میں چیئر مین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی تحریک پیش کرتا ہوں، کہ کمیٹی کی رپورٹ بر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، کمیٹی کی رپورٹ پر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

چیئر مین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، کمیٹی کی رپورٹ پر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

چیئر مین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی: میں چیئر مین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی تحریک پیش کرتا ہوں، کہ کمیٹی کی رپورٹ بر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، کمیٹی کی رپورٹ پر جائزہ حسابات حکومت بلوچستان مالی سال 22-2021ء اور آڈٹ سال 23-2022ء کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنی بات کرلیں۔

جناب اصغرعلی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! بڑی اہم رپورٹ ہے اور یہ ہماری جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبر صاحبان ہیں زاہدعلی ریکی، رحمت جان اور ہمارے ساتھی ہیں فضل قادر صاحب ممبران اِنہوں نے پورے سال محنت کی تو میں آپ سے ریکوئسٹ کرتا ہوں۔ کہ مجھے پانچ منٹ دیں جناب اسپیکر صاحب! آج یہ جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی جو رپورٹ پیش ہوئی ہے 23-2022ء آڈٹ رپورٹ۔ یہ ایک کاغذ کا ٹکڑا نہیں جناب اسپیکر صاحب! یہ جو recovery کی گئی ہے یہ جو آج آڈٹ رپورٹ یہاں پیش کی گئی ہے۔ اِس کے پیچھے بڑے سوالات ہیں جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو اور اس معزز ایوان کو تھوڑا سا بتانا چاہتا ہوں۔ کہ 23-2022ء میں جو آڈٹ پیرا تھا وہ 252 تھے 252 آڈٹ پیرے اِس سال میں ابھی اکاؤنٹس کمیٹی میں پیش ہوئے جناب اسپیکر صاحب! اور اِس کی تقریباً جو مالی اگر 252 پیرے کے اُس کے مالیات کی طرف آئیں۔ تو یہ پیسے تقریباً بنتے ہیں 49 یعنی 49 ارب روپیہ کی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ اُس میں مختلف غیر قانونی اخراجات اور اختیار کا ناجائز استعمال ہونا اور اسکیموں کو بروقت اُس recycle کرنا اور اِس میں مختلف قسم کی حکومت بلوچستان نے جو اسکیمات منظور کیے ہیں۔ اور اُس میں بے ضابطگیاں سامنے آئی ہیں۔ تو اُس میں جو ہم نے رپورٹ پیش کی ہے یا اُن کے سامنے یہ table ہوئی۔ اسپیکر صاحب! میں بتانا چلوں کہ 49 ارب روپیہ میں جو پی ایس سی نے recovery کی ہے وہ تقریباً 20 ارب روپیہ بنتی ہے۔ 49 ارب روپیہ میں 252 پیرا میں پی ایس سی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اور اُن کے ساتھیوں نے 20 ارب روپے کی recovery کی ہے۔ جو کہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار ہوئی ہے۔ اور جناب اسپیکر صاحب! اِس میں جو گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں آچکے ہیں وہ تقریباً چھ ارب روپے ہیں اور باقی step by step جن کو کچھ ٹائم دیا کوئی solution بھی کرنا چاہتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ بلوچستان کے لئے اور اِس ایوان کے لئے اور ہمارے PAC کے ممبران کے لیے کہ آج PAC ایک stage پر آگئی ہے کہ باقی صوبے نہیں آسکتے اور ہم جناب اسپیکر صاحب! اِس میں مَیں۔۔۔

جناب اسپیکر: Congratulations to you and your members.

جناب اصغرعلی ترین: Thank you sir! اِس میں سب سے بڑی بات کرنا چاہتا ہوں ہمارا جو PAC کا سسٹم ہے PAC IS یہ ڈیجیٹل سسٹم ہے ہمارا جو PAC ہے وہ paperless ہے پنجاب اسمبلی, KPK اسمبلی, سندھ اسمبلی, قومی اسمبلی اور آپ کا سینٹ paperless نہیں ہیں لیکن بلوچستان کی اسمبلی الحمدللہ PAC کے لحاظ سے paperless ہے اور آپ کوئی بھی حوالے سے، کسی ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کوئی بھی آپ request ڈالتے ہیں یا اُن کو بلاتے ہیں کوئی بھی ہو تو وہ system through ہوتا ہے paper کا نظام ختم ہوگیا۔ تو یہ بھی

ایک بہت بڑی ہماری یہ کامیابی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر میں پچھلے ادوار کی بات کروں پچھلے لوگ بھی یہاں PAC میں رہے تو جناب اسپیکر صاحب! 17-2016 میں 50 کروڑ روپے کی recovery ہوئی ہے پورے سال میں اور 18-2017ء میں 1 ارب 2 کروڑ روپے Something recovery ہوئی ہے۔ 19-2018ء میں تقریباً 1 ارب 24 کروڑ روپے recovery ہوئی ہے تو جناب اسپیکر صاحب! یہ جو 2022 ہے، اس کا سال ہے جس کا میں کہہ رہا ہوں کہ 20 ارب روپے recovery ہوئی ہے اِن کو آپ اِن کے ساتھ وہ manage کر سکتے ہیں کہ بھئی ہم نے کتنی کی ہے اور پچھلے ادوار میں کتنی ہوئی ہیں۔ اور جناب اسپیکر صاحب! ایک اور ہماری بھی اِس recovery کے ساتھ ساتھ ہماری reports 5 بقایا ہیں جو آنے والے سیشن میں ہم پیش کریں گے جو کہ لوکل گورنمنٹ سے وابستہ ہیں جناب اسپیکر صاحب! اُس میں تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کی recovery ہے ڈیڑھ ارب روپے کی recovery اُسمیں آتی ہے جناب اسپیکر صاحب! اور اُس کے علاوہ ہمارے 20 cases وہ NAB میں pending ہیں تقریباً کوئی 6, 7 cases ہمارے CMIT میں تقریباً pending ہیں جناب اسپیکر صاحب! تو یہ تھوڑی سی میں۔۔۔

جناب اسپیکر: سارے ممبرز۔ order in the house please,

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے ساتھیوں نے تھوڑا سا یہ ایک منٹ اسپیکر صاحبہ! آپ کو welcome کرتے ہیں۔

(اس موقع پر محترمہ غزالہ گولہ بیگم، ڈپٹی اسپیکر نے اجلاس کی صدارت کی)

جناب اصغر علی ترین: میڈم ڈپٹی اسپیکر صاحبہ۔ welcome

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔ Thank you. thank you

جناب اصغر علی ترین: میڈم اسپیکر صاحبہ! تو اِس میں مختلف ڈیپارٹمنٹس سے recovery کی گئی ہے 20 ارب روپے کی recovery ممکن نہیں ہے اِس میں مَیں سب سے پہلے جو ہمارے ساتھ PAC کے ممبران ہیں مَیں اُن کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: مجھے بتائیں کون سے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: اُن کو خراج تحسین پیش کر کے اُنہوں نے ہمارا ساتھ دیا PAC میں اور دوسرا میڈم اسپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ جو Chief Executive ہے CM بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور بالخصوص چیف سیکرٹری بلوچستان۔ اور ہمارے ساتھی اپوزیشن لیڈر۔ میڈم ڈپٹی اسپیکر! اِنہوں نے ہمیں بہت support کیا PAC میں آج

جو ہم 20 ارب کی recovery کا کہہ رہے ہیں ہمارا کوئی بھی لیٹر کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ اُس کو own نہیں کر رہا ہوتا تو ہم چیف سیکرٹری صاحب کو لکھتے تھے آپ believe me خُدا جانتا ہے کہ اُسی اگلے دن چیف سیکرٹری کا ہمیں لیٹر answer آ جاتا کہ بھئی یہ اس طرح ہوگا اور اگر کہیں بھی کوئی مشکل ہو تو میڈم اسپیکر صاحبہ! ہم نے CM صاحب سے رابطہ کیا CM صاحب کی یہ instructions تھیں کہ PAC کو فی الفور جو وہ چا رہے ہیں وہ ہونا چاہیے کسی ڈیپارٹمنٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ PAC سے بالاتر ہیں ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ بہت سے سیکرٹریز صاحبان شاید اِس میری بات سے ناراض ہو جائیں گے کہ وہ PAC میں آنے سے کتراتے تھے کہ پتہ نہیں PAC میں مَیں جاؤں یا نہ جاؤں لیکن الحمدللہ یہ گورنمنٹ، چیف منسٹر صاحب اور CS صاحب کی جو ہمارے ساتھ ایک positive اِن کا کردار ہے PAC کے حوالے سے اُن کے نتائج آج public کے سامنے ہیں میڈم اسپیکر صاحبہ! کچھ وہ ریکوریاں جو مختصر میں پیش کرنا چاہتا ہوں ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے ایگریکلچر کے حوالے سے میڈم! 1 کروڑ 12 لاکھ روپے something ہم نے recover کی۔ گوادر پورٹ کے حوالے سے مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میڈم! ہم جب گوادر جا رہے تھے تو ہم نے گورنمنٹ سے کہا کہ ہمارے جانے کا بندوبست کیا جائے وہ تو CM صاحب نے ہمارا وہاں بندوبست بھی کروایا ہماری ٹیم بھی وہاں گئی وہاں مولانا ہدایت لرحمٰن صاحب جو وہاں کے نمائندے ہیں اُن کو ہم نے بلایا تو وہاں ہم نے visit کیا لوگوں نے بہت تنقید کی حکومت اور اپوزیشن ایک page پر ہیں یہ کیا recovery کریں گے اور سوشل میڈیا پر ہمارے مخالفین اُنہوں نے بڑی تنقید کی کہ بھئی یہ heli میں گئے ہیں اور وہاں گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں تو یہ کیا recovery کریں گے آج میں اُن سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی history میں کوئی ثابت کرے کہ کسی PAC نے 20 ارب روپے recover کیے ہوں۔ آج اُس کا یہ صلح ہے اگر ہماری coordination ہے تو وہ public interest کے لیے ہے اگر آج ہم ایک دوسرے کی بات اور مانتے ہیں تو اُس کا رزلٹ یہ ہے کہ آج 20 ارب روپے PAC نے recover کیے ہیں۔ تو میڈم ڈپٹی اسپیکر صاحبہ! گوادر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی جب ہم وہاں گئے تقریباً 4 کروڑ ہم نے وہاں recovery کیے ہیں thanks to senior , SMBR board of revenue اُن کی بڑی مہربانی اُنہوں نے بڑی ہماری مدد کی ہے senior bureaucrate ہیں آپ حیران ہو جائیں گے کہ کمشنز اور ڈپٹی کمشنر کے اکاؤنٹ میں اربوں روپے پڑے ہوئے ہیں اور ہر DC کے 60، 60، 50، 50 اکاؤنٹ تھے اُس DC صاحبان کو خود یہ نہیں معلوم کے میرے کتنے اکاؤنٹ ہیں اور یہ بھی نہیں معلوم کہ اکاؤنٹ کہاں کہاں ہیں جناب اسپیکر صاحب! جو گورنمنٹ کے پیسے ہیں وہ اُن بینکوں میں پڑے ہوئے تھے جہاں اُن کو interest مل رہا تھا وہ interest کے پیسے کہاں جا رہے تھے؟ یہ بھی اُن کو نہیں معلوم تو پھر ہم

نے اِس پرactionلیا سینئر SMBR صاحب سے میٹنگ کی اِن تمام کمشنر صاحبان DCصاحبان کوcall کی اور اُن کو بٹھایا کہ آپ کے پاس ruleکے مطابق 3اکاؤنٹ کے اختیارات ہیںbanks 3اکاؤنٹ آپ use کرسکتے ہیں باقی آپکو بند کرنے پڑیں گے اور یہ جو صدیوں سے پیسے آپ کے پاس پڑے ہوئے اہیں یاland کی مد میں یا XYZ کسی قیمت میں جو پیسے پڑے ہوئے ہیں یہ آپ نے واپس خزانے میں جمع کروانے ہیں یہاں ہم آپ کو یہ permision دیں گے کہ پیسے تو اُس میں میڈم اسپیکر صاحبہ! 6ارب 11 کروڑ روپے ہم نے اُن سے recoverکر کے سرکاری خزانے میں جمع کروائے ہیں۔S& GAD سے تقریباً12 کروڑ پچاس لاکھ ،اریگیشن ڈیپارٹمنٹ13 کروڑ40لاکھ روپے کیrecoveryاور PHE،1 کروڑ90لاکھ۔۔۔

(اذان عصر)

جناب اصغر علی ترین: میڈم! یہاں اگر GDA کی بات کی جائے گوادر میں اربوں روپے خرچ ہورہے ہیں میڈم ڈپٹی اسپیکر صاحبہ! وہاں تقریباً 1ارب روپے کا جوfresh water filteration plantہے جو2019ء میں شروع ہوا اور ڈپٹی اسپیکر صاحبہ! ابھی تک وہ نامکمل ہے۔واٹر سپلائی distributionجو اِنکے پانی کا نظام ہے جو پانیdistribute کرتا ہے 2019 ء میں منصوبہ شروع ہوا اور آج دن تک 25 فیصد مکمل باقی % 75 incompleteہے اگر ہم sewerage کی بات کی جائے گوادر میں جو sewerage کا نظام ہے 2019ء میں شروع ہوا ابھی 14% تکincompleteہے باقی تقریباً85،in complete 86% ہے یہ تقریباً میڈم 2ارب اور5 کروڑ روپے کے لگ بھگamountبنتی ہے لیکن ہمارے visit سے یہ فرق ہوا مولانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے ساتھ تھے کام میں تیزی آئی ہوگی آفیسرز کو بلایا ہوگا جہاںrecoveryبنتی ہے وہاںrecovery کی ہوگی میڈم ڈپٹی اسپیکر صاحبہ! یہاں ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں میں اِن کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں یہاں ڈیم کی اگر بات کی جائے گرگ ڈیم خاران،وزیر خزانہ موجود نہیں ہے یہ 2017ء میں 6ارب سے شروع ہوا آج یہ ڈیم تقریباً29ارب تک پہنچ گیا ہے اور آج بھی یہ نامکمل ہے اِس کی ذمہ داری کون لے گا؟ اِس کی responsibility؟6ارب سے تقریباً29ارب تک آ گئی ہے 2019ءکا منصوبہ ہے 2026ءتک نامکمل ہے ابھی جا کے اِنہوں نے ہم سے وعدہ کیا کہ یہ جون جولائی تک اِنشاء اللہ ہم اِسے complete کریں گے۔اسی طرح Baso Dam اُٹھالیں، اسی طرح previous گورنمنٹ جو تھی 100 ڈیمز آپ اُٹھالیں وہ 100 ڈیمز کا پروجیکٹ تو آیا بلوچستان میں آپ اُن سے یہ پوچھیں کہ آیا وہ ابھی تک اُسی حالت میں ہے؟ آیا پانی جمع ہورہا ہے؟ سب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں میڈم ڈپٹی اسپیکر! اِسی طرح اگر ہم آتے ہیں مانگی ڈیم 9ارب سے شروع ہوا۔اور یہ تقریباً

start ہوا 2017-18 میں اور اب یہ منصوبہ تقریباً 25,27 ارب تک پہنچ گیا ہے ابھی بھی یہ نامکمل ہے ابھی جا کر ان سے لکھ کے لیا ہے کہ بھئی آپ اِسی سال میں اِس کو complete کریں گے۔ میڈم! اِس طرح اگر لوکل گورنمنٹ کی بات کی جائے اِن کے پاس اِتنی properties ہیں اِتنی بڑی income آسکتی ہے اگر اِس ڈیپارٹمنٹ کو سنبھالا جائے میں ایک چھوٹی سے مثال دوں گا کوہلو میں ہماری ایک property ہے لوکل گورنمنٹ کی بینک کو دی ہے جب ہم نے اُن سے کرایہ پوچھا تو بولتے ہیں 3 ہزار روپے کرایہ ہے اُن سے ہم نے کہا کہ بھئی کوہلو شہر میں ایک بینک والا بینک business کر رہا ہے اور اُس کا 3 ہزار پھر ہم نے اِس طرح بڑھا کے اُس کو 60 ہزار کر دیا۔ اِس طرح ہر ڈسٹرکٹ میں properties ہیں کوئی 2 ہزار، کوئی 4 ہزار، کوئی 5 ہزار اُس نے آگے پھر 2 لاکھ کے دیئے، کس نے 4 لاکھ کے دیئے، کس نے 3 لاکھ دیئے اِتنا بڑا میں کہتا ہوں بھئی ہم کیوں کسی سے قرض مانگیں ہماری لوکل گورنمنٹ ہمیں اگر support کرے ہمارے پاس بجٹ میں اِتنے پیسے آسکتے ہیں کہ ہم بھی easily وفاق یا کسی اور کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ میڈم ڈپٹی اسپیکر صاحبہ! ہم یہاں بلوچستان یونیورسٹیز کی بات کرلیں ایسی یونیورسٹیاں ہیں جن کے 8,10 sub campuses ہیں لیکن آج بھی صدیوں سال گزرنے کے بعد بھی وہ گورنمنٹ سے پیسے مانگتے ہیں یونیورسٹی چلانے کیلئے اپنی resource نہیں بنا رہے ہیں اپنی properties کا اُن کو پتہ نہیں ہے اپنی income کا اُن کو پتہ نہیں ہے لیکن انحصار گورنمنٹ پر کیا ہوا ہے ابھی آپ کو 50,40 سال ہوگئے اِس یونیورسٹی کو اپنے پاؤں پر کھڑا کریں کل اگر گورنمنٹ آپ کو پیسے نہ دے پھر آپ کیا کریں گے؟ اور اِن کی جو autonomous body گورنمنٹ نے بنا کے دی ہے وہ rules قانون اور ایکٹ سے ہٹ کے کام کرتے ہیں اور rules اور regulation کی اِتنے violation کرتے ہیں کہ آپ سوچ سکتے ہیں یہاں ہم نے کسی یونیورسٹی کو PAC میں بُلایا تھا۔ اُن کو یہ بھی پتہ ہے ہماری properties کتنی ہیں اُن کا online system خراب ہے جہاں پیسہ جمع کرتے ہیں جہاں آپ کا audit ہوتا ہے وہ پورا system بند پڑا ہوا ہے اِس پر ہم نے اُن سے تھوڑا کہا کہ یہ زیادتی ہے وہ ہماری شکایت لگانے کیلئے گورنر صاحب اور سی ایم صاحب سے کہ PAC ہمیں کام کرنے نہیں دے رہی ہے بھئی کام تو آپ خود نہیں کر رہے ہیں بے ضابطگیاں آپ لوگ کر رہے ہیں rule کو violate آپ لوگ کر رہے ہیں۔ تو اِس طرح کی بڑی پریشانیاں PAC میں آئیں۔ کوئٹہ پروجیکٹ کے حوالے سے بات کی جائے ہمیں تو شروع میں جب ہم اپوزیشن میں تھے 2018 میں تو جام صاحب کی گورنمنٹ تھی انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ بجائے کوئٹہ میں پیسہ خرچ کرنے کے آپ بلیلی، شیخ زید کے سائیڈ پر نیا شہر آباد کریں وہاں سی ایم سیکرٹریٹ بنائیں، سول سیکرٹریٹ بنائیں، ہائی کورٹ بنائیں، سیشن کورٹ بنائیں اور hospitals بنائیں، سیکرٹریٹ بنائیں، ججز کی کالونیاں بنائیں، سیکرٹریٹ

وہاں شفٹ کریں نیا شہر تعمیر کریں بجائے اِدھر تعمیر کرنے کے میڈم! یہ پروجیکٹ 14 ارب سے start ہوا ہے نہ اِس میں underpass ہیں نہ اِس میں ابھی تک flyover ہے نہ اِس میں overhead bridge ہیں 4 درخت کاٹنے کے بجائے اُنہوں نے پوری روڈ ہی کسی اور سائیڈ سے لے آئے تو اِس طرح کی بے ضابطگیاں جب سامنے آئیں گی تو لازمی بات ہے PAC action لے گی تو اِسے گورنمنٹ کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے میڈم چیئرپرسن!

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you۔جی

جناب اصغر علی ترین: میڈم! میں آخری بات پر آرہا ہوں یہ ہمارے پوری سال کی رپورٹ ہے پرنس صاحب اسکو آپ تھوڑا سُن لیں، یہ ہماری ساتھیوں نے بڑی ہمت کی ہے گورنمنٹ والے چلے گئے۔۔۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آپ نے ابھی بات کرنی ہے؟

جناب اصغر علی ترین: میڈم! میں wind-up کرر ہا ہوں AG office جو کہ بلوچستان میں PAC سے اُن کو شکوہ ہے ایک جو جون کے مہینے میں یہ اسکیموں کی ریلیز زکرتے ہیں یہ غلط کرتے ہیں آپ کے اربوں روپے جون کے آخر میں نکلتے ہیں کیوں؟ مئی میں ہونا چاہیے جون میں تو closing ہوتی ہے یہ جون کے آخر میں آپ کیسے کرتے ہیں؟ اور دوسرا بجائے کہ ایک ہی آفس ہو یا دو آفس ہوں میرے خیال میں تین آفس ہیں AG کے ہر ڈویژن میں AG کا آفس ہونا چاہیے پینشن کے لئے لوگ مر رہے ہیں کھڑے ہیں قطاروں میں، تنخواہوں کیلئے پریشان ہیں اور پورے بلوچستان کا دارومدار یہاں ہے تو یہ تھوڑی سی گزارشات تھیں جو میں نے میڈم! آپ کے سامنے پیش کی میں آخر میں جو ہمارے PAC کے ممبران ہیں اُن کا اور بالخصوص سی ایم بلوچستان کا، چیف سیکرٹری بلوچستان کا اور ہمارے اپوزیشن لیڈرز کا، اپوزیشن لیڈر نے اعتماد کیا مجھے PAC چیئرمین سونپی اور آج اپوزیشن نے وہ کارکردگی آپ کے سامنے پیش کی میں اِن تمام ساتھیوں کا بالخصوص اپنے سیکرٹری اسمبلی طاہر شاہ کاکڑ صاحب، سپیشل سیکرٹری سراج الدین لہڑی صاحب کا۔ اور ہمارے جو باقی ساتھی ہیں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اِنہوں نے ہم شاید اِتنے expert نہیں تھے جتنے یہ expert ہیں اِس اسمبلی کے سیکرٹریٹ نے اِس کے سیکرٹری صاحب نے سپیشل سیکرٹری صاحب نے اُن کی ٹیم نے ہمیں guide کیا ہمیں بتایا اور ہمیں راستہ دکھایا یقیناً اگر یہ ہمارے اُستاد نہیں تو ہمیں اُن کو اُستاد کا رُتبہ دینا چاہیے اُنہوں نے ہمیں بریف کیا ہمیں بتایا اور ہر میٹنگ میں ہمارے ساتھ وہ positive باتیں وہ positive کام ہم سے کرائے جس میں بلوچستان کی public money وہ ضائع ہونے سے بچ گئی تو میں اِن سب کا اور پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔thank you۔میڈم صاحبہ!

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): مَیں چیئرمین PAC اور اُن کی ٹیم کو جو PAC کے ہمارے ممبران ہیں میں اِن سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں پہلی دفعہ اگر ہم نے فیصلہ کیا تھا۔ اپوزیشن اور گورنمنٹ نے PAC کے چیئرمین کیلئے اُنہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ اُنہوں نے ان دو سالوں میں جتنے کام کیے اربوں روپے اُنہوں نے recover کر کے قومی خزانے میں جمع کروا دیے میں اُن کو اُن کی ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اُن کے ساتھ ساتھ میں سیکرٹری اسمبلی کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اُنہوں نے جس طرح اِن کا ساتھ دیا اور جس طرح اُنہوں نے اسمبلی کے مسائل پر اور جس طرح اُنہوں نے اُن سے guidance لے لیا اور اُنہوں نے دن رات ایک کر کے اِن کا ساتھ دیا اور اِنہوں نے اَربوں روپے recover کر کے قومی خزانے میں جمع کیے میں اُن کو اُن کی ٹیم کو اور سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you جی۔ اچھا kindly صرف میری ایک بات۔ میرے پاس پرنس آغا عمر صاحب کی چِٹ آئی ہے۔

پرنس احمد عمر احمد زئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): میں صرف دو منٹ میں conclude کر رہا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: Kindly اِس کو تھوڑا سا اگر آپ لوگ کیونکہ توجہ دلاؤ نوٹس پر میں نے مولانا صاحب کی بات کو بھی ہم لوگوں نے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: شکریہ جی! سب سے پہلے تو مَیں PAC چیئرمین کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اُن کی کارکردگی اُن کی ٹیم کو بہت زبردست سہراتے ہیں اپنی BAP پارٹی کی طرف سے۔ اور دوسرا میڈم مَیں کچھ چیزوں پر نظر ثانی کرنا چاہتا ہوں۔ جیسے حزب اللہ ساسولی کا مَیں نے تھوڑی دیر پہلے کہا کہ کل اسکو شہید کیا گیا۔ 18 سال کا بچہ تھا فوڈ کی ایک کمپنی میں کام کرتا تھا۔ سی ایم صاحب سے ہم نے request کی کہ اُن کی فیملی کے لئے کچھ کریں۔ یہ تیسرا واقعہ ہے میرے حلقے میں بیٹھ کر کچھ کریں میرے حلقے میں back to back تین چار دنوں کے اندر۔۔۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: سب سے پہلے تو مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سیف سٹی جو کوئٹہ ہے۔ اس کی کارکردگی کیا ہے۔ یہ چیزیں کیوں معلوم نہیں ہو رہی ہیں باقی ملک اور شہروں میں، ملکوں میں ہر جگہ یہ چیزیں ریکارڈ ہو جاتی ہیں۔ تو سیف سٹی بلوچستان کا بہت بڑا پروجیکٹ ہے۔ ایک تو اس پر مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس پر روشنی ڈالیں کہ کیوں اس میں لوگ پکڑے نہیں جا رہے ہیں؟ دوسرا اس میں جو problem ہے ہوم منسٹر صاحب بیٹھے ہیں. میں سمجھتا ہوں کہ وہ پولیس تھانوں کو ذرا تنبیہ کریں کہ ان کا گشت تیز ہونا چاہیے۔ خاص کر جو علاقے اس وقت چوروں کی زد میں

ہیں۔تو اس میں میں ہوم منسٹر صاحب سے ریکوئسٹ کروں گا کہ kindly آئی جی صاحب سے بات کریں اور تھانوں کے گشت سریاب کے علاقے میں زیادہ ہونے چاہئیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی thank you۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: میڈم! اس کے علاوہ سریاب میں گیس کا بہت بڑا معاملہ ہے۔اختر آباد میں گیس پائپ لائن damage ہوئی تھی۔گیس پائپ لائن واپس بنالی ہے۔مگر اس کے بعد سریاب اور پورے کوئٹہ میں گیس کی فراہمی نہیں ہورہی ہے۔تو ایک اور important چیز ہے قلات میں موٹروے پولیس مارچ 2025ء میں suspend ہوا تھا،اور باقی جتنے ہیں اس کے بعد پورے بلوچستان میں ان کو واپس جولائی 2025ء میں بحال کیا گیا تھا،جس میں آپ کا گوادر،قلعہ سیف اللہ،بیلہ،پورا کوئٹہ ہے قلات اور کھڈ کوچہ کو بحال نہیں کیا گیا ہے تو اس میں میں ریکوئسٹ کروں گا کہ کیوں بحال نہیں کیا گیا؟ کیونکہ ادھر کے ڈی ایس پی اور جو آفیسران آرہے ہیں وہ باہر کے ہیں تو ظاہری بات ہے وہ ڈر کے مارے آپ کو پتہ ہے لا اینڈ آرڈر پوزیشن پورے بلوچستان کی خراب ہے۔یہ نہیں ہے کہ صرف قلات کی ہے۔تو لہٰذا میں ریکوئسٹ کروں گا کہ اس میں جو جو ایڈمنسٹریشن کے ہاتھ میں ڈی ایس پی ہیں،جو آفیسران ہیں وہ لوکل لگائے جائیں اور فوری آپ کے جو دو بیلٹ ہیں کھڈ کوچہ اور قلات کو بحال کیا جائے thank you so much۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you so much آغا صاحب کیونکہ میرے پاس ایک چٹ پہلے رحمت صالح صاحب کی ہے۔لیکن مَیں اُس سے پہلے توجہ دلاؤ نوٹس پر مَیں جاؤں گی۔آپ کو بھی باری ملے گی۔اور ہدایت الرحمٰن صاحب کو بھی ملے گی۔

سید ظفر علی آغا: آپ کا کورم بھی پورا نہیں ہے۔کورم پورا کریں۔وزیر اعلیٰ صاحب جب چلے جاتے ہیں تو اس کے بعد آہستہ آہستہ سب ممبرز چلے جاتے ہیں جب count کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بات سنیں ٹھیک ہے دیکھیں! مَیں بھی ذکر کر رہا تھا۔لیکن آپ پہلے صبر تو کرتے ۔ آپ کی باری جب آئے گی میں بھی کورم کی نشاندہی کروں گا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں،پانچ منٹ کے لئے کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ سنیں میں نے پہلے بتایا میں نے بات کی غلط تھی صحیح تھی کیپٹن صاحب کہاں ہیں؟ suspend کرنے والا؟ کہاں ہے کیپٹن صاحب؟ میں نے کیا کہا۔غلط ہوا تھا بلائیں کیپٹن صاحب کو بلائیں اپنا کورم پورا کریں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: کورم complete نہیں ہے پورا کرنے کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(میڈم ڈپٹی اسپیکر کے حکم کے مطابق کورم پورا ہونے کے لیے گھنٹیاں بجائی گئیں)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: کورم complete ہو گیا۔مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے مطابق سوال دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی بہت شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ! مَیں کیپٹن صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اُنہوں نے مجھ پر احسان کیا۔suspend تھا۔مہربانی اُن لوگوں کی جو مجھے ممبر منتخب کرتے ہیں اور کیپٹن صاحب ہمیں وہ suspend کرتے ہیں۔پتہ نہیں کتنے کیپٹنوں سے مقابلہ کر کے اسمبلی کا ممبر بنتے ہیں جزاک اللہ لیکن یہاں ہم suspend ہو جاتے ہیں۔سب سے پہلے جو یہ رپورٹ پیش ہوئی ہے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی چیئر مین اور ان کی پوری ٹیم کو میں شاباش بھی دیتا ہیں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔اور اس میں میرا،ارادہ ہے۔میری تجویز یہ ہے کہ ایک دن مختص کیا جائے۔کہ ایک دن اس پر بحث ہونی چاہیے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: توجہ دلاؤ نوٹس۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔وزیر برائے محکمہ ریونیو کی توجہ ایک مسئلہ کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ ضلع گوادر میں بااثر شخصیات کو ہزاروں ایکڑ زمینیں الاٹ کی گئی ہے۔لیکن اس کے برعکس ضلع گوادر کے رہائشی جو عرصہ دراز سے وہاں آباد ہیں کو تاحال مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ان میں شدید بے چینی اور احساس محرومی پائی جارہی ہے۔

لہٰذا حکومت نے ضلع گوادر کے رہائشی لوگوں کو مالکانہ حقوق دینے کی بابت اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں۔تفصیل فراہم کی جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی وزیر برائے محکمہ ریونیو توجہ دلاؤ نوٹس کی بابت اپنی وضاحت فرمائیں۔جی

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ مال): ڈپٹی اسپیکر صاحبہ! مہربانی مَیں اپنے معزز رکن سے یہ جو اُنہوں نے توجہ دلاؤ نوٹس اُٹھایا ہے۔اس میں انہوں نے کہا ہے کہ گوادر کا کونسا موضع ہے کونسا ہوا ہے جو بااثر شخصیت کو اُسکا نام نہیں ہے وغیرہ ہے۔ڈپٹی اسپیکر صاحبہ! اُس شخصیت کا نام بتائیں کہ کس سن میں الاٹ ہوا ہے کب ہوا ہے۔کتنا ہوا ہے،کس موضع میں ہوا ہے اس کی نشاندہی کر دیں۔ہم اُس کا جواب دیں گے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی مولانا صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میڈم اسپیکر! یہ بالکل روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔اس پر سپریم کورٹ نے بھی کہا تھا کہ ضلع گوادر کی زمینوں پر بدترین فراڈ بھی ہوا ہے۔غبن ہوا ہے۔اور ضلع گوادر میں چند سالوں سے جب سے یہ پورٹ بنی

اس کے بعد ۔جب سے گوادر کی زمینیں قیمتی ہوگئی ہیں ۔تو غریبوں کی زمینیں بااثر ، بااثر کا فہرست آتی ہے تو settlement کا تحصیلدار، سسٹم تو پورا خود میر صاحب کے ہاتھ میں ہے۔کس کے چارا یکڑ ہیں ضلع گوادر میں کس کے پانچ ہزارا یکڑ ہیں۔آپ کے ریکارڈ میں موجود ہوں گے۔چاہے تحصیل اور ماڑہ، تحصیل پسنی، تحصیل جیونی اور تحصیل گوادر ہو۔کسی کا ہزارا یکڑ ہیں کسی کے دو ہزارا یکڑ ہیں تو کسی کے تین ہزارا یکڑ ہیں پورا ریکارڈ ان کے پاس ہے۔اگر نہیں ہوا تو غریبوں کے زمینیں گئیں۔دو سالوں سے مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں قمبر دشتی صاحب موجود ہیں میر صاحب موجود ہیں۔دو سالوں سے مَیں کوشش کر رہا ہوں لیکن اب تک ایک غریب کو مَیں کامیاب نہیں ہوسکا۔اب تک مَیں کامیاب نہیں ہوسکا کہ ایک غریب کو مالکانہ حقوق دے سکوں ۔صرف ایک غریب کو مَیں کامیاب نہیں ہوا دو سالوں میں ۔لیکن بااثر۔۔۔

وزیر محکمہ مال: اس کا طریقہ کار رہوتا ہے۔آپ اُس کیلئے ابھی ایک سمری جو سی ایم نے مانگی تھی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگ kindly direct بات نہ کریں۔مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب آپ تشریف رکھیں۔ اس کی بات سنیں پھر آپ جواب دے دیں۔

وزیر محکمہ مال: ہم نے اُس کو بھیج دی وہ سمری جاتی ہے اُسکی کابینہ approval دیتی ہے۔پھر سی ایم صاحب مالکانہ حقوق دے سکتے ہیں۔جیسے ہمارے ڈیرہ مراد جمالی میں تقریباً کافی عرصے سے pending میں ہیں۔اُسکی سمری بھی منظوری ہوئی ہے سی ایم اور کابینہ نے بھی منظوری دی ہے۔وہ process میں ہے۔ایسے میں میرے مچھ کا ہے۔ اُس کے لئے بھی ہم نے application دی ہے جو move ہوئی ہے۔ابھی تک pending میں ہے۔آپ کی ایک سمری ابھی بھی ہم نے کولانچ کو move کی ہے۔اور اُس بخشی کالونی کی ہم نے بھیجی ہے۔آپ سی ایم ہاوس سے رجوع کریں اُسکو کابینہ میں رکھیں اور کابینہ اُس کی approval دے گی۔

جناب اصغر علی ترین: میڈم کورم پورا۔۔۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: مولانا صاحب آپ اُن کے جواب سے مطمئن ہو گئے ہیں جی کورم کی۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دیکھیں بار بار کورم ٹوٹ رہا ہے۔

وزیر محکمہ مال: ہم مولانا کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہم کیا کریں آپ کے اپنے ساتھی چلے گئے۔ہم کیا کریں آپ کے اپنے ساتھی کہاں ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دیکھیں بار بار کورم ٹوٹ رہا ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: کورم کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔آپ لوگوں کی باتیں سن کر پھر اُٹھیں گے kindly کورم

کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اِس موقع پر کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: bell بند کردیں۔اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 5 مئی 2026ء بوقت سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا جلاس شام 06 بجے اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆